ماہنامہ
انصار اللہ
(صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لیے)
دسمبر 2014ء/صفر، ربیع الاوّل 1435ھ، فتح 1393ھش

علمی ریلی 2014ء میں اوّل ربوہ

اس شمارہ میں

خلیفۂ وقت کی ہدایات ہمیشہ مدّ نظر رکھیں

- نماز سب وظیفوں کا وظیفہ
- جن وانس کا مقصد عبادت الٰہی
- برکات جلسہ سالانہ
- قادیان کے شام وسحر
- سالانہ علمی ریلی 2014ء
- نفس کو مارو کہ اس جیسا کوئی دشمن نہیں

افتتاحی تقریب علمی ریلی مجلس انصاراللہ پاکستان منعقدہ 25،24/اکتوبر 2014ء

شرکاء افتتاحی تقریب علمی ریلی 2014ء

صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

ماہنامہ انصار اللہ

صفر/ربیع الاوّل 1436ھ۔فتح 1393ہش۔دسمبر 2014ء جلد 46/شمارہ 12 ایڈیٹر :احمد طاہر مرزا

فہرست

● نماز سب وظیفوں کا وظیفہ (اداریہ)	4	● 1857ء کی جنگ (قسط دوم)	19
● جن وانس کا مقصد عبادت الٰہی (درس القرآن)	5	● حرمت وتقدس کا انوکھا انداز	23
● اطاعت امیر (درس الحدیث)	6	● ایبولا وائرس	25
● برکات جلسہ سالانہ (امام الکلام)	7	● نفس کو مارو کہ اس جیسا کوئی دشمن نہیں	28
● یَا شَمْسَنَا یَا مَبْلَغَ الْأَنْوَارِ (عربی منظوم)	8	● حضرت مسیح ناصریؑ کے حواری	33
● ہے شکر رب عزوجل خارج ازبیان (اردو کلام)	9	● رپورٹ سالانہ علمی ریلی 2014ء	37
● خلیفۂ وقت کی ہدایات ہمیشہ مدنظر رکھیں	10	● قوت ارادی کی مضبوطی کی ضرورت	40
● میرا مصطفیٰؐ (نعت)	14	● اخبار مجالس	41
● دیار امام آخرالزمان کے شام وسحر	15	●●●●	

”اِس جلسہ پر جس قدر احباب محض للہ تکلیف سفر اٹھا کر حاضر ہوئے خدا ان کو جزائے خیر بخشے اور ان کے ہر یک قدم کا ثواب ان کو عطا فرماوے۔آمین ثم آمین۔“

(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد 4 ص 353)

فون نمبر 047-6212982_فیکس 047-6214631 موبائل نمبر مینیجر (0336-7700250)

ویب: ansarullahpk.org قائد اشاعت: quaid.ishaat@ansarullahpk.org

ای میل: ansarullahpakistan@gmail.com; magazine@ansarullahpk.org

پبلشر: عبدالمنان کوثر پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مقام اشاعت: دفتر انصار اللہ دارالصدر جنوبی، چناب نگر (ربوہ)

مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔سالانہ چندہ 300: روپے۔قیمت فی پرچہ: 25 روپے

اداریہ

نماز سب وظیفوں کا وظیفہ

نماز کو متواتر پڑھا کریں

حضرت حافظ ملک محمد صاحب ساکن پٹیالہ بیان کرتے ہیں:

جب شیخ کرم الٰہی صاحب امیر جماعت احمدیہ پٹیالہ بیعت کے لئے قادیان پہنچے۔ جبکہ سلسلہ بیعت کا ابھی آغاز ہی تھا۔ تو آپ نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کی درخواست کی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا بہت اچھا بیعت ہو جائے گی۔ اس پر شیخ صاحب نے عرض کی کہ حضور اس موقعہ کے لئے کچھ مٹھائی منگوالوں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ ہمارے سلسلہ میں مٹھائی وغیرہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ شیخ صاحب نے عرض کی کہ حضور صوفیاء کرام تالیف قلوب کے لئے ایسا کر لیا کرتے تھے۔ تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اچھا۔ اس پر شیخ صاحب نے دو روپے کے لڈو جو بمشکل قادیان سے مہیا ہو سکے جو کہ بڑے سخت اور کئی روز کے سوکھے ہوئے تھے وہ لے کر حاضرِ خدمت ہوئے اور بیعت کی۔ اور بعد ازاں وہ لڈو حاضرین میں تقسیم کر دیئے گئے۔ جب شیخ صاحب پندرہ دن کے بعد رخصت ختم ہونے کی وجہ سے جانے لگے تو حضور علیہ السلام سے اجازت مانگی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا اجازت ہے۔ اس پر شیخ صاحب نے عرض کیا کہ حضور کوئی وظیفہ فرمائیں جو میں کیا کروں تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارے سلسلہ میں وظیفہ کوئی نہیں صرف نماز ہی سب وظیفوں کا وظیفہ ہے۔ نماز کو متواتر پڑھا کریں۔ اس پر شیخ صاحب نے عرض کی حضور اصوفیا عتالیفِ قلوب کے لئے کچھ بتادیا کرتے ہیں۔ تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ گیارہ بار فرضوں کے بعد لاحول پڑھ لیا کریں جب سے یہ واقعہ میں نے شیخ صاحب سے سُنا ہے۔ میرا اُس وقت سے اس پر عمل ہے اور میں نے اس کے بہت فوائد دیکھے ہیں۔ (رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 15 ص 15)

کرنا اور کہنا

حضرت منشی تظیم الرحمٰن صاحب لدھیانوی بیان کرتے ہیں:

ایک دفعہ (حضرت اقدس) لدھیانہ میں حسب عادت باہر سیر کو تشریف لے گئے۔ کرنا (ایک پھول) کھلا ہوا تھا۔ اور اس کی خوشبو سے تمام سڑک مہک رہی تھی۔ آپ نے فرمایا کرنا اور کہنا میں بڑا فرق ہے۔ یہاں کہنا سے مراد مکڑی تھی۔ گویا مطلب یہ تھا کہ جو کرتے ہیں اس میں خوشبو ہوتی ہے اور جو کرتے نہیں کہتے ہیں وہ کہنے کے مانند بدشکل ہیں۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 15 ص 160)

درس القرآن

جن وانس کا مقصد عبادت الٰہی

وَمَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ○ (الذاريات: 57)

ترجمہ: میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''خدا تعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کی معرفت اور قرب حاصل کرے۔ وَمَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاريات: 57) جو اِس اصل غرض کو مدّ نظر نہیں رکھتا اور رات دن دنیا کے حصول کی فکر میں ڈوبا ہوا ہے کہ فلاں زمین خریدلوں، فلاں مکان بنالوں، فلاں جائداد پر قبضہ ہو جاوے تو ایسے شخص سے سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کچھ دن مہلت دے کر واپس بلا لے اور کیا سلوک کیا جاوے۔ انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہئے جس کی وجہ سے اُس کے نزدیک وہ ایک قابلِ قدر شئے ہو جائے گا۔ اگر یہ درد اُس کے دل میں نہیں ہے اور صرف دنیا اور اُس کے ما فیہا کا ہی درد ہے تو آخر تھوڑی سی مہلت پا کر وہ ہلاک ہو جائے گا۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 222۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''فرمایا کہ وَمَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاريات: 57) کہ ہر معاملے میں خدا تعالیٰ کی رضا کو مدّ نظر رکھنا ہی اصل عبادت ہے اور اصل عبادت وہ ہے جس میں خدا تعالیٰ کے احکامات سامنے ہوں۔ دنیا بھی کمائی ہے تو خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے اصول کے ساتھ، نہ یہ کہ ہر وقت دنیا کا حصول ہی پیشِ نظر رہے اور پھر اس کے لئے غلط ہتھکنڈے بھی، جھوٹ، دھوکہ، فریب سے جس طرح بھی ہو کام لیا جائے اور خدا تعالیٰ کو بالکل بھلا دیا جائے۔ عبادت کا حق صرف نمازیں پڑھنے سے ادا نہیں ہوتا...... اگر خدا تعالیٰ کے باقی احکامات کی ادائیگی سامنے رکھتے ہوئے اُن پر عمل نہ ہو تو نمازیں بھی کوئی فائدہ نہیں دیتیں۔ مثلاً اگر انسان کے ہر معاملے میں سچائی نہیں تو عبادت کرنا اور (بیت) میں آ کر نمازیں پڑھنا، عبادت کرنے والوں میں شمار نہیں کروائے گا۔ اسی طرح کینہ ہے، حسد ہے، بغض ہے اور بہت سی برائیاں ہیں۔ یہ عبادت کی روح کو ختم کر دیتی ہیں۔ پس ایک حقیقی عابد اُسی وقت عابد کہلا سکتا ہے جب ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ کی رضا مدّ نظر ہو اور اپنے دنیاوی فوائد کوئی حیثیت نہ رکھتے ہوں۔''

(خطبہ جمعہ 29 نومبر 2013ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 20 تا 26 دسمبر 2013ء)

درس الحدیث

اطاعت امیر

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ، وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَمَنْ عَصَى أَمِيرِي فَقَدْ عَصَانِي

(بخاری کتاب الاحکام، باب قول اللہ تعالیٰ اطیعوا اللہ...... حدیث: 7137)

ترجمہ: حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اطاعت کے لئے آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد بھی یاد رکھنا چاہئے کہ وَمَنْ اَطَاعَ اَمِيْرِيْ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ وَ مَنْ عَصٰي اَمِيْرِيْ فَقَدْ عَصَانِيْ۔ اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔ آنحضرت ﷺ کے اطاعت امیر کے بارے میں اور بھی بہت سے ارشادات ہیں۔ اسی طرح قرآن کریم میں بھی متعدد جگہ اطاعت اور فرمانبرداری کے حکم دیئے گئے ہیں۔ اس لئے کہ یہی ایک راز ہے جو جماعتی ترقی کے لئے جاننا ضروری ہے۔ ہر اس شخص کے لئے جاننا ضروری ہے جو جماعت سے منسلک ہے۔ پس اس بات کو سمجھنے کی افراد جماعت کو بہت زیادہ ضرورت ہے۔ خاص طور پر آجکل کے دور میں جبکہ آزادی کے نام پر ان غلط خیالات کا اظہار کیا جاتا ہے کہ کیوں ہم پابندیاں کریں؟ کیوں ہمارے پر پابندیاں عائد ہوتی ہیں؟ کیوں ہمیں بعض معاملات میں آزادی نہیں؟ ایک احمدی (۔) کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ (دین حق) نے ہر جائز آزادی اپنے ماننے والوں کو دی ہے اور جتنی آزادیاں (دین حق) میں ہیں شاید ہی کسی دوسرے مذہب میں ہوں بلکہ اس کے مقابلے میں نہیں ہیں۔ لیکن بعض حدود جو قائم کی ہیں وہ انسان کے اپنے اخلاق کی درستی کے لئے، روحانی ترقی کے لئے اور جماعتی یکجہتی کے لئے اور جماعتی ترقی کے لئے قائم کی گئی ہیں اور ان کے اندر رہنا ضروری ہے۔ یہاں میں عہدیداروں کو بھی کہوں گا کہ اگر جماعتی ترقی میں مدد و معاون بننا ہے اور عہدے صرف بڑائی کی خاطر نہیں لئے گئے۔ اپنے اظہار کی خاطر نہیں لئے گئے۔ اپنی انا کی تسکین کی خاطر نہیں لئے گئے تو اطاعت کے مضمون کو سمجھنے کی سب سے زیادہ ضرورت ہر سطح کے عہدیداروں کو ہے۔ اگر عہدیدار اس مضمون کو سمجھ جائیں تو افراد جماعت خود بخود اس کی طرف توجہ کریں گے۔ اور ہر سطح پر اطاعت کے نمونے ہمیں نظر آئیں گے۔"

(خطبہ جمعہ 10 جنوری 2014ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 31 جنوری 2014ء)

امام الکلام

برکات جلسہ سالانہ

’’اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں‘‘

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’سو لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر یک قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں ہوتی۔ اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلاء کلمۂ (دین حق) بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔‘‘ (اشتہار 7 دسمبر 1892ء از مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 281-282)

جلسہ سالانہ کی عظیم الشان برکات کے بارہ میں حضور مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’بالآخر میں دعا پر ختم کرتا ہوں کہ ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کی خاطر سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجرِ عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرماوے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ اٹھاوے جن پر اس کا فضل اور رحم ہے اور تا اختتامِ سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔‘‘ (ایضاً صفحہ 282)

پھر فرمایا:

’’اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زُہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات میں سرگرمی اختیار کریں۔‘‘

(شہادت القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 394)

عربی منظوم کلام

يَا شَمْسَنَا يَا مَبْدَءَ الأَنْوَار

يَا شَمْسَنَا يَا مَبْدَءَ الْأَنْوَارِ ❑ نَوَّرْتَ وَجْهَ الْمُدْنِ وَالْبَيْدَاءِ

اے ہمارے آفتاب اور اے منبع الانوار! تو نے شہروں اور ویرانوں کے چہرے منور کر دیئے۔

اِنِّیْ أَرٰی فِیْ وَجْهِکَ الْمُتَهَلِّلِ ❑ شَأْنًا يَفُوقُ شُيُوْنَ وَجْهِ ذُكَاءِ

میں تیرے دمکتے ہوئے چہرے میں ایسی شان دیکھتا ہوں جو آفتاب کے چہرے کی شانوں سے بڑھ کر ہے۔

مَاجِئْتَنَا فِیْ غَيْرِ وَقْتِ ضَرُوْرَةٍ ❑ قَدْ جِئْتَ مِثْلَ الْمُزْنِ فِی الرَّمْضَاءِ

تو ہمارے پاس بے وقت اور بے ضرورت نہیں آیا تو ایسے آیا ہے جیسے شدید گرما میں بارش آ جائے۔

اِنِّیْ رَأَيْتُ الْوَجْهَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ ❑ وَجْهٌ كَبَدْرِ اللَّيْلَةِ الْبَلْمَاءِ

میں نے وہ چہرہ دیکھا ہے جو محمدؐ کا چہرہ ہے۔ ایسا چہرہ جیسا چودھویں رات کا چاند۔

شَمْسُ الْهُدٰی طَلَعَتْ لَنَامِنْ مَكَّةَ ❑ عَيْنُ النَّدَا نَبَعَتْ لَنَا بِحِرَاءِ

ہدایت کا آفتاب ہمارے لئے مکہ سے طلوع ہوا۔ بخششوں کا چشمہ ہمارے لئے حراء سے پھوٹ پڑا۔

ضَاهَتْ أَيَاةُ الشَّمْسِ بَعْضَ ضِيَائِهِ ❑ فَاِذَا رَأَيْتُ فَهَاجَ مِنْهُ بُكَائِیْ

سورج کی شعاعیں اس کی ضیاء کے ایک حصہ سے مشابہ ہیں جب میں نے (اس سورج کو) دیکھا تو اس سے میرے رونے میں ہیجان پیدا ہوگیا

أَعْلَی الْمُهَيْمِنُ هِمَمَنَافِیْ دِيْنِهٖ ❑ نَبْنِی مَنَازِلَنَا عَلَی الْجَوْزَاءِ

خدائے مہیمن نے اپنے دین کے بارہ میں ہماری ہمتوں کو بلند کیا (چنانچہ) ہم اپنی منزلیں ستارۂ جوزاء پر بنا رہے ہیں۔

نِلْنَا ثُرَيَّاءَ السَّمَاءِ وَسَمْكَهُ ❑ لِنَرُدَّ اِيْمَانًا اِلَی الْغَبْرَاءِ

ہم آسمان کے ثریا اور اس کی بلندیوں تک پہنچ گئے تا کہ ہم ایمان کو زمین پر واپس لے آئیں۔

(منن الرحمٰن، روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 171 ترجمہ القصائد الاحمدیہ صفحہ 208-209)

اردو منظوم کلام

ہے شکرِ ربِّ عزّ وجل خارج از بیاں

ہے شکر ربِّ عزّ وجل خارج از بیاں
جس کے کلام سے ہمیں اُس کا ملا نشاں

وہ روشنی جو پاتے ہیں ہم اس کتاب میں
ہوگی نہیں کبھی وہ ہزار آفتاب میں

اُس سے ہمارا پاک دل و سینہ ہوگیا
وہ اپنے منہ کا آپ ہی آئینہ ہوگیا

اُس نے درختِ دل کو معارف کا پھل دیا
ہر سینہ شک سے دھو دیا ہر دل بدل دیا

اُس سے خدا کا چہرہ نمودار ہوگیا
شیطاں کا مکر و وسوسہ بیکار ہوگیا

وہ رَہ جو ذاتِ عزّ وجل کو دکھاتی ہے
وہ رہ جو دل کو پاک و مطہر بناتی ہے

وہ رہ جو یارِ گم شدہ کو کھینچ لاتی ہے
وہ رہ جو جامِ پاک یقیں کا پلاتی ہے

وہ رہ جو اُس کے ہونے پہ محکم دلیل ہے
وہ رَہ جو اُس کے پانے کی کامل سبیل ہے

اُس نے ہر ایک کو وہی رستہ دکھا دیا
جتنے شکوک و شبہ تھے سب کو مٹا دیا

افسردگی جو سینوں میں تھی دور ہوگئی
ظلمت جو تھی دلوں میں وہ سب نور ہوگئی

جو دَور تھا خزاں کا وہ بدلا بہار سے
چلنے لگی نسیم عنایاتِ یار سے

جاڑے کی رُت ظہور سے اُسکے پلٹ گئی
عشقِ خدا کی آگ ہر اک دل میں اٹ گئی

جتنے درخت زندہ تھے وہ سب ہوئے ہرے
پھل اس قدر پڑا کہ وہ میووں سے لد گئے

موجوں سے اُس کی پردے وساوس کے پھٹ گئے
جو کفر اور فسق کے ٹیلے تھے کٹ گئے

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 12،11)

خلیفۂ وقت کی ہدایات کو ہمیشہ مدنظر رکھیں

خلافت کا صحیح فہم وادراک پیدا کرنا بھی مربیان اور پھر عہدیداران کا کام ہے
جماعت کی ترقی اسی صورت میں ہے جب ہم خلافت کے نظام سے جڑے رہیں گے

(ازافاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

خلیفۂ وقت کی فرمودات ہمیشہ سامنے رکھیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 24رجنوری 2014ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

''ہمارے مربیان، ہمارے علماء اور رہنما رے وہ عہدیداران اور امراء جن کو نصائح کا موقع ملتا ہے یا جن کے فرائض میں یہ داخل ہے اور ان عہدیداروں میں ذیلی تنظیموں کے عہدیدار بھی شامل ہیں، خاص طور پر ان باتوں کو سامنے رکھیں تا کہ جماعت کے افراد کی عملی اصلاح میں اپنا کردار بھرپور طور پر ادا کرسکیں۔ اس بارے میں بہت سی باتیں میں جماعت کے سامنے وقتاً فوقتاً پیش کرتا رہتا ہوں اور ایم ٹی اے کی نعمت کی وجہ سے جماعت کے افراد جہاں کہیں بھی ہیں اگر وہ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے رابطہ رکھتے ہیں تو میری باتیں سن لیتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُن پر اثر بھی ہوتا ہے یا کم از کم اچھی تعداد میں لوگوں پر اثر ہوتا ہے۔ لیکن مربیان، امراء اور عہدیداران کا کام ہے کہ اپنے پروگرام اس نہج سے رکھیں کہ یہ پیغام اور اس بنا پر بنائے ہوئے پروگرام باربار جماعت کے سامنے آئیں تا کہ ہر احمدی کے ذہن میں اُس کا دائرہ عمل اچھی طرح واضح اور راسخ ہو جائے۔ پس یہ بہت اہم چیز ہے جسے اُن سب کو جن کے سپرد ذمہ داریاں ہیں اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔''

دینی امور میں نقل کرنی چاہئے

......لوگ دنیاوی باتوں میں نقل کرتے ہیں اور اُس کے حصول کے لئے یا تو عزتِ نفس کو داؤ پر لگادیتے ہیں یا دیوالیہ ہوکر اپنی جائیداد سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ یعنی دنیاوی باتوں کی نقل میں فائدے کم اور نقصان زیادہ ہیں۔ لیکن دین کے معاملے میں نقل اور ویسا بننے کی کوشش کرنا جیسا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس زمانے میں ہمارے سامنے نمونہ پیش فرمایا ہے، بلکہ ہم میں سے تو بہت سوں نے اُن (رفقاء) کو بھی دیکھا ہوا ہے جنہوں نے قربِ الٰہی کے نمونے قائم کئے۔ لیکن اُن کی نقل کی ہم کوشش نہیں کرتے جبکہ نقصان کا تو یہاں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ فائدہ ہی فائدہ ہے اور فائدہ بھی ایسا ہے جس کو کسی پیمانے سے ناپا نہیں جاسکتا۔

پس کیا وجہ ہے کہ ہم اس نقل کی کوشش نہیں کرتے جو نیکیوں میں بڑھانے والی چیز کی نقل ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ یا تو ہمیں ان چیزوں کا بالکل ہی علم نہیں دیا جاتا جس کی وجہ سے

احساس پیدا نہیں ہوتا یا اتنا تھوڑا علم اور اتنے عرصے بعد دیا جاتا ہے کہ ہم بھول جاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے تازہ بتازہ نشانات آج بھی دکھا رہا ہے...... ہمارے لئے بھی خدا تعالیٰ نشانات دکھائے اور اپنی محبت سے ہمیں نوازے۔ اس سوچ کے نہ ہونے کی بڑی وجہ یہی ہے کہ ہمارے علماء، ہمارے مربیان، ہمارے عہدیداران اپنے اپنے دائرے میں افرادِ جماعت کے سامنے اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کی کوشش کے لئے بار بار ذکر نہیں کرتے، یا اُس طرح ذکر نہیں کرتے جس طرح ہونا چاہئے، یا اُن کے اپنے نمونے ایسے نہیں ہوتے جن کو دیکھ کر اُن کی طرف توجہ پیدا ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے (رفقاء) کا بار بار ذکر کر کے اس بارے میں اُن بزرگوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور نشانات کے واقعات بھی شدت سے نہیں دہرائے جاتے اور یہ یقین پیدا نہیں کرواتے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات کو کسی خاص وقت اور اشخاص کے لئے مخصوص نہیں کر دیا بلکہ آج بھی اللہ تعالیٰ اپنی صفات کا اظہار کرتا ہے۔

......پس یہ بات عام طور پر بتانے کی ضرورت ہے کہ اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق سے جڑ کر اللہ تعالیٰ سے قرب کا تعلق پیدا کیا جا سکتا ہے۔ نشانات صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات یا زمانے تک محدود نہیں تھے یا مخصوص نہیں تھے بلکہ اب بھی خدا تعالیٰ اپنی تمام تر قدرتوں کے ساتھ جلوہ دکھاتا ہے۔ پس نیکیوں کو حاصل کرنے کی تڑپ، اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کی تڑپ ہماری جماعت میں عام ہو جائے تو ایک بہت بڑا طبقہ ایسا پیدا ہو سکتا ہے جو گناہ کو بہت حد تک مٹا دے گا......۔

عہدیداران اپنے دائرہ میں اصلاح کی کوشش کریں

پھر فرمایا:

ہمارے مربیان اور امراء اور عہدیداران کو اپنے اپنے دائرے میں اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے اور یہ بتا کر اصلاح کرنی چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ آپ کی کامل پیروی کرنے والے خدا تعالیٰ کا قرب پانے والے ہوں گے اور ایسے لوگوں کی اکثر دعاؤں کو خدا تعالیٰ سنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعت میں ایسے لوگ ہیں اور مجھے لکھتے بھی رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے بعض واقعات کا مختلف وقتوں میں ذکر بھی ہوتا رہتا ہے اور میں بھی بیان کرتا رہتا ہوں۔ پس ایسے واقعات ہیں جو نقل کی تحریک پیدا کرنے والے ہونے چاہئیں۔ نقل اگر کرنی ہے تو ایسے واقعات کو سن کر اپنے اوپر بھی یہ حالت طاری کرنے کے لئے نقل کرنی چاہئے تا کہ خدا تعالیٰ سے قرب کا رشتہ قائم ہو۔

......پس اگر ہر ایک اپنے اپنے دائرے میں کام شروع کر دے تو ایک واضح تبدیلی نظر آ سکتی ہے۔ اس زمانے میں جبکہ علم کے نام پر سکولوں میں مختلف برائیوں کو بھی بچوں کو بتایا جاتا ہے ہمارے نظام کو بہت بڑھ کر بچوں اور نوجوانوں کو حقیقت سے آگاہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ماں باپ کو اپنی حالتوں کی طرف نظر کرتے ہوئے اُس علم کے نقصانات سے اپنے آپ کو آگاہ کرنے کی ضرورت ہے جو بچوں کو علم کی آگاہی کے نام پر بچپن میں سکول میں دیا جاتا ہے۔ ماں باپ کو بھی پتا ہونا چاہئے تا کہ اپنے آپ کو بھی بچائیں اور اپنے بچوں کو بھی بچائیں۔ یہاں بہت چھوٹی عمر میں بعض غیر ضروری باتیں بچوں کو سکھا دی جاتی ہیں اور دلیل یہ دی جاتی ہے کہ اچھے برے کی تمیز ہو جائے۔ جبکہ حقیقت میں اچھے برے کی تمیز نہیں ہوتی بلکہ بچوں کی اکثریت کے ذہن بچپن سے ہی غلط سوچ رکھنے والے بن جاتے ہیں۔ کیونکہ اُن کے سامنے اُن کے ماں باپ کے نمونے یا اُس کے

ماحول کے نمونے برائی والے زیادہ ہوتے ہیں، اچھائی والے کم ہوتے ہیں۔

پس مربیان، عہدیداران، ذیلی تنظیموں کے عہدیداران، والدین، ان سب کو مل کر مشترکہ کوشش کرنی پڑے گی کہ غلط علم کی جگہ صحیح علم سے آگاہی کا انتظام کریں۔ سکولوں کے طریق کو ہم روک نہیں سکتے۔ وہاں تو ہم کچھ دخل اندازی نہیں کر سکتے۔ لیکن گندگی اور بے حیائی کا فرق بتا کر، بچوں کو اعتماد میں لے کر اپنے عملی نمونے دکھا کر ماحول کے اثر سے بچا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو احسن رنگ میں اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔"

(الفضل انٹرنیشنل 14 فروری 2014ء)

عہدیداران دلوں سے والے شبہات دور کریں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 31 جنوری 2014ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

"خلافت کا صحیح فہم و ادراک پیدا کرنا بھی مربیان کے کاموں میں سے اہم کام ہے۔ اور پھر عہدیداران کا کام ہے کہ وہ بھی اس طرف توجہ دیں۔ بعض ایسی مثالیں بھی سامنے آجاتی ہیں کہ کہتے ہیں کہ خلیفہ وقت نے یہ غلط کام کیا اور یہ غلط فیصلہ کیا یا فلاں فیصلے کو اس طرح ہونا چاہئے تھا۔ بعض قضا کے فیصلوں پر اعتراض ہوتے رہتے ہیں۔ یا فلاں شخص کو فلاں کام پر کیوں لگایا گیا؟ اس کی جگہ تو فلاں شخص ہونا چاہئے تھا۔ خلیفہ وقت کی فلاں فلاں کے بارے میں تو بڑی معلومات ہیں، علم ہے، اور فلاں شخص کے بارے میں اُس نے باوجود علم ہونے کے آنکھیں بند کی ہوئی ہیں۔ اس قسم کی باتیں کرنے والے چند ایک ہی ہوتے ہیں لیکن ماحول کو خراب کرتے ہیں۔ اگر مربیان اور ہر سطح کے عہدیداران، ...... ہر تنظیم کے اور جماعتی عہدیداران اپنی اس ذمہ داری کو بھی سمجھیں تو بعض دلوں میں جو شکوک و شبہات پیدا ہوتے ہیں، کبھی پیدا نہ ہوں۔ خاص طور پر مربیان کا یہ کام ہے کہ انہیں سمجھائیں اور بتائیں کہ تمام برکتیں نظام میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو جب کسی قوم پر لعنت ڈالنا چاہتا ہے تو نظام کو اُٹھا لیتا ہے۔ پس جب یہ باتیں ہر ایک کے علم میں آجائیں گی تو بعض لوگ جن کو ٹھوکر لگتی ہے وہ ٹھوکر کھانے سے بچ جائیں گے۔ ایسا طبقہ چاہے وہ چند ایک ہی ہوں ہمیشہ رہتا ہے جو اپنے آپ کو عقلِ کُل سمجھتا ہے اور اِدھر اُدھر بیٹھ کر باتیں کرتا رہتا ہے کہ خلیفہ خدا تو نہیں ہوتا، وہ بھی غلطی کر سکتا ہے، جیسا کہ عام آدمی غلطی کر سکتا ہے، ٹھیک ہے۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس کا بڑا اچھا جواب دیا ہے۔ اور یہ جواب جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے دیا، ہر وقت اور ہر دَور کے لئے ہے۔ اگر خلافت برحق ہے، اگر خلافت پر ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ انعام دیا گیا ہے تو آپ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ خلفاء جن امور کا فیصلہ کیا کرتے ہیں ہم ان امور کو دنیا میں قائم کر کے رہتے ہیں۔"

(الفضل انٹرنیشنل 21 فروری 2014ء)

عہدیداران پہلے اپنے جائزے لیں

حضور انور نے 6 جون 2014ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

"اس زمانے میں جب اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود کو بھیجا اور ہمیں پھر انہیں ماننے کی توفیق بھی عطا فرمائی اور پھر آپ کے بعد خلافت کے جاری نظام سے بھی نوازا۔ ہمیں اس انعام کی قدر کرنی چاہئے اور اس روح کو سمجھنا چاہئے جو خلافت کے نظام میں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جو میں مفہوم بیان کر رہا ہوں کہ میرے نام پر افراد جماعت سے بیعت لینے والے افراد آتے رہیں گے۔

(ماخوذ از الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 306)

یعنی خلافت آپ کی نیابت میں آپ کے نام پر بیعت لے گی۔ جب آپ کے نام پر بیعت لی جارہی ہے تو پھر خلافت کی بیعت اور اطاعت کی کڑی بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے جا کے ملتی ہے۔ پس ...... جماعت کی ترقی اسی صورت میں ہے جب ہم خلافت کے نظام سے جڑے رہیں گے۔ اسی میں شیطانی حملوں سے بچنے کے سامان بھی ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ امام تمہاری ڈھال ہے۔

(الصحیح البخاری کتاب الجہاد والسیر باب یقاتل من وراء الامام ویتقی بہ حدیث 2957)

پس اس ڈھال کے پیچھے رہو گے تو بچت کے سامان ہیں اور ڈھال کے پیچھے رہنا یہی ہے کہ کامل اطاعت کرو۔ اپنی لائنوں پر چلو...... یہاں میں عہدیداروں کو بھی کہوں گا کہ اگر جماعتی ترقی میں مدد و معاون بننا ہے اور عہدے صرف بڑائی کی خاطر نہیں لئے گئے۔ اپنے اظہار کی خاطر نہیں لئے گئے۔ اپنی انا کی تسکین کی خاطر نہیں لئے گئے تو اطاعت کے مضمون کو سمجھنے کی سب سے زیادہ ضرورت ہر سطح کے عہدیداروں کو ہے۔ اگر عہدیدار اس مضمون کو سمجھ جائیں تو افراد جماعت خود بخود اس کی طرف توجہ کریں گے۔ اور ہر سطح پر اطاعت کے نمونے ہمیں نظر آئیں گے...... پس امیر بھی، صدر بھی اور دوسرے عہدیدار بھی پہلے اپنے جائزے لیں کہ کیا ان کی اطاعت کے معیار ایسے ہیں کہ ہر حکم جو خلیفہ وقت کی طرف سے آتا ہے اس کی بلا چون و چرا تعمیل کرتے ہیں یا اس میں تاویلیں نکالنے کی کوشش میں لگ جاتے ہیں۔ اگر تاویلیں نکالتے ہیں تو یہ اطاعت نہیں۔

......بعض عہدیدار خلیفۂ وقت سے جو کوئی ہدایت آتی ہے تو اس پر عمل بھی کر لیتے ہیں لیکن بڑے انقباض سے، نہ چاہتے ہوئے یہ عمل کرتے ہیں۔ اور نہ چاہتے ہوئے عمل کرنا کوئی اطاعت نہیں ہے۔ اطاعت وہی ہے جو فوری طور پر کی جائے۔ اپنی رائے رکھنا کوئی بُری بات نہیں ہے۔ لیکن جب کسی معاملے میں خلیفہ وقت کا فیصلہ آ جائے کہ یوں کرنا ہے تو پھر اپنی رائے کو یکسر بھلا دینا ضروری ہے۔

عہدیداران کو زریں نصائح

......بعض دفعہ بعض معاملات تحقیق کے لئے جب بھیجے جائیں تو پہلی یہ کوشش ہوتی ہے کہ یہ پتا کرو کہ شکایت کس نے کی ہے۔ بجائے اس کے کہ یہ دیکھا جائے کہ وہ بات سچ ہے یا غلط ہے۔ اگر تحقیق میں سچائی ہے تو اس کے لئے اس کا مداوا ہونا چاہئے اس کا حل ہونا چاہئے اور جو کمی ہے اس کو پورا ہونا چاہئے اور غلط ہے تو پھر رپورٹ دے دی جائے کہ غلط ہے کسی نے یونہی بات کر دی۔ تحقیق بعد میں کی جاتی ہے، پہلے اس شخص کا پتا کھوج لگانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ کون ہے وہ یا کون نہیں ہے۔ اس سے کسی عہدیدار کو غرض نہیں ہونی چاہئے کہ کس نے شکایت کی ہے کس نے اطلاع دی ہے۔ آپ کا کام یہ ہے کہ جو رپورٹ بھیجی جائے، رپورٹ کے لئے کوئی بات بھیجی جائے اس پر تحقیق کریں اور اطلاع دیں۔ جہاں خلیفہ وقت کے کسی حکم کی واضح طور پر سمجھ نہ آئے جیسا کہ پہلے بھی میں نے کہا ہے وہاں یہ کہنے کی بجائے کہ اس کا یہ مطلب ہے اور وہ مطلب ہے مجھ سے لکھ کر پوچھیں کہ اس بات کی مزید وضاحت چاہئے ہمیں یہ واضح نہیں ہوئی۔ اس بات کا کیا مطلب ہے۔ اسی طرح **ہر فرد جماعت کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ کامل اطاعت کرے۔** جب ہر ایک کامل اطاعت کرے گا تو روحانی بلندیوں کی طرف ہمارے قدم ان شاء اللہ بڑھیں گے۔"

(الفضل انٹرنیشنل 27 جون 2014ء)

(مدیر)

میرا مصطفےٰؐ

(مکرم عبدالسلام اسلام)

کار گاہِ ''کن فکاں'' کا راز میرا مصطفےٰؐ
ہر دو عالَم کا ہے گویا ناز میرا مصطفےٰؐ

ابتدائے حُسن بھی ہے اِنتہائے حُسن بھی
عِشق کا انجام اور آغاز میرا مصطفےٰؐ

ہیں ملائک ششدر و حیراں ، ستارے ماند ماند
نُوریوں کو صورتِ اعجاز میرا مصطفےٰؐ

کِس کے رُخ پر ہیں تصدّق پُھول وہ گلزار کے
ناز پُھولوں پر مجھے گلناز میرا مصطفےٰؐ

رشک سے تکتے ہیں کِس کو وہ ستارے چرخ کے
چودھویں کا چاند کیا مہتاز میرا مصطفےٰؐ

کِس کی نظروں سے کِھل اُٹھی ہے مرے دِل کی کلی
راز ہوں مَیں انکشافِ راز میرا مصطفےٰؐ

حضور ﷺ کی امتیازی شان

احادیث میں حضرت رسول اللہ ﷺ کی امتیازی شان یوں بیان ہوئی ہے۔حضرت رسول اللہؐ نے فرمایا مجھے دیگر نبیوں پر پانچ امور میں فضیلت دی گئی ہے۔(1)خدا تعالیٰ نے میری رعب سے مدد فرمائی۔چنانچہ بدر ہو یا احد یا تبوک ہر محاذ پر خدا تعالیٰ نے شان کے ساتھ اپنے پیارے نبیؐ کی مدد فرمائی۔(2)میرے لئے مال غنائم حلال ہوئے۔(3)میرے لئے روئے زمین مسجد بنا دی گئی۔(4)میں تمام اقوام کیلئے رسول بنایا گیا۔(5)مجھے ہی کلمہ عطا کیا گیا۔ (بخاری،کتاب الصلوٰۃ حدیث:438)

آزادیٔ ضمیر کا مذہب

جان ولیم ڈریپر لکھتے ہیں:

یہ مکمل طور پر غلط خیال ہے کہ عرب کی ترقی صرف تلوار کے زور پر تھی۔تلوار قوم کے مذہب کو تو بدل سکتی ہے لیکن یہ انسان کے خیالات اور ضمیر کی آواز کو نہیں بدل سکتی......قرآنِ کریم کو پڑھنے والا ایک منصف مزاج بغیر کسی شک کے اس بات پر حیران ہوتا ہے کہ کس طرح بات کے مقصد کو احسن رنگ میں ادا کیا گیا ہے۔قرآنِ کریم اعلیٰ اخلاق اور تعلیم و احکامات سے بھرا ہوا ہے۔اس کی ترکیب و ترتیب ایسی واضح اور ہر لفظ اپنے اندر ایک مطلب سمیٹے ہوئے ہے۔ہر صفحہ اپنے اندر ایسے مضامین لئے ہوئے ہے جس کی تعریف کئے بغیر انسان آگے نہیں جا سکتا۔

History of the Intellectual Development of Europe by John William Draper ,Volume1 p 332,343,

دیارِ امام آخرالزمان کے شام وسحر

(مکرم عبدالقدیر قمر)

ع خوشا نصیب کہ تم قادیان میں رہتے ہو

قادیان دارالامان اس وقت دنیا میں عالمی شہرت یافتہ عظیم قصبہ ہے جسے دیکھنے کی تمنا ہر سال لاکھوں دلوں میں پنپتی ہے۔خوشا نصیب وہ جو ہر سال اس مبارک بستی کی زیارت سے لطف واندوز ہوتے ہیں۔

قادیان ہمارے سپنوں کا شہر ہے جس کی گلیوں میں پھرنا۔جس کا نظارہ کرنا، جس کو دیکھنا ہر احمدی کی خواہش ہے۔اسی خواہش نے خاکسار کے قلب ونظر کو بھی بےقرار کر رکھا تھا۔آخر روح کی بیقراری نے قبولیت کا مقام حاصل کیا اور ایک دن خوشخبری ملی کہ قادیان کا ویزا لگ گیا ہے۔دل بلّیوں اچھلنے لگا اور آنکھوں سے خوشیوں کی آبشار جاری ہوگئی۔ہر گزرنے والا دن ہمیں 22 دسمبر کے قریب کر رہا تھا جس تاریخ کو ہمیں قادیان کیلئے روانہ ہونا تھا۔

22 دسمبر صبح پونے تین بجے بیدار ہوا۔تیاری کے بعد دفتر جلسہ سالانہ ربوہ آ گئے جہاں سے لاری میں بیٹھ کر واہگہ بارڈر کی طرف روانہ ہونا تھا۔کچھ نوجوان نہایت چستی، بیداری اور ذوق وشوق کے ساتھ بھاگم بھاگ قادیان جانے والوں کا سامان اُٹھا اُٹھا کر متعلقہ بسوں میں رکھ رہے ہیں۔اتنے احباب اور کثیر سامان مگر مجال ہے جو میں نے کسی بھی ڈیوٹی دینے والے نوجوان کی آنکھوں میں تھکاوٹ یا بیزاری دیکھی ہو۔ہاں ایک حسرت تھی کہ ہمارا ویزہ نہ لگا، ہم قادیان نہیں جا رہے اور وہ ناز کر رہے تھے۔ان لوگوں پر جو دیارِ محبوب کی سرزمین کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنانے جا رہے تھے۔رات کا سفر کرنے کے بعد سورج اپنی آمد کی خبر دے رہا تھا کہ ہم لاہور واہگہ بارڈر پہنچ گئے۔جماعت لاہور نے بہت اچھا استقبال، ناشتہ وغیرہ کا انتظام کیا ہوا تھا۔حلوہ مجھے ناپسند نہیں تو مرغوب بھی نہیں ہے مگر احباب جماعت لاہور نے اتنا لذیذ بنایا ہوا تھا کہ وہ خود آوازیں دے دے بلا رہا تھا کہ مجھے کھایا جائے۔سو سب نے خوب کھایا۔

بارڈر کراس کرکے جب ہندوستان میں داخل ہوئے تو قادیان کی جماعت نے بھی کھانے کے ساتھ ساتھ کافی کا بھی انتظام کیا ہوا ہے۔ہر شخص اپنی ضرورت کے مطابق فائدہ اُٹھا رہا تھا۔وہاں سے روانہ ہوکر جب ہم قادیان پہنچے تو جسم کا رواں رواں بارگاہِ الٰہی میں جھک کر سجدات شکر بجا لا رہا تھا کہ مسیح پاک کی بستی کا دیدار نصیب ہوا۔نعرۂ ہائے تکبیر فضاؤں میں گونجنے لگے۔جائے رہائش **"سرائے طاہر"** تھی جہاں اب جامعہ احمدیہ قادیان ہے۔وہاں سامان رکھ کر سب سے پہلے بہشتی مقبرہ کی طرف لپکے۔مزار مسیح پاک کا آنکھوں کے سامنے آنا تھا کہ آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی۔دلِ بیتاب جھک جھک کر سلام کرنے لگا۔دعا میں کتنا وقت لگا کچھ نہیں کہہ سکتا۔چند ساعتوں میں 1889ء

سے لے کر نادم ایں ساری تاریخ نگاہوں میں گھوم گئی۔ ایک شخص قادیان کی غیر معروف بستی سے جہاں آمد و رفت کا کوئی انتظام تھا اعلان کرتا ہے کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اصلاحِ خلق کے لئے ، رسول اللہ ﷺ کے فیض کے طفیل مجھے مامور فرمایا ہے اور اس نے مجھے کہا ہے کہ '' میں تیری دعوت کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ دور دراز سے لوگ تیرے پاس تحفے تحائف لیتے ہوئے آئیں گے اور اس کثرت سے آئیں گے کہ راستوں میں گڑھے پڑ جائیں گے اور خدا تعالیٰ تیرے دلی محبوں کا گروہ بڑھائے گا اور اُن کی جان و اموال میں برکت ڈالے گا۔'' چنانچہ آج ساری دنیا اس پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھ رہی ہے۔

بہشتی مقبرہ میں کھڑا ہزاروں احباب کو میں دیکھ رہا تھا جو حضرت مسیح موعود کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت تھے۔ ہر شخص آپ کی سچائی کا نشان تھا۔ ہندوستان کے دور دراز علاقوں، اُڑیسہ، آندرا پردیش، دکن، کشمیر، حیدرآباد سے، بنگلہ سے ہر طرف سے بڑے چھوٹے مرد و زن والہانہ انداز سے دیارِ محبوب کی طرف اُڑتے چلے آرہے تھے۔ ہر ایک چہرہ فرط و انبساط سے کھلا پڑتا تھا۔ ہر کوئی سب سے پہلے بہشتی مقبرہ آکر امام آخرالزمان پر دعا کرتا۔ آپ کے اُن ساتھیوں کے لئے دعا کرتا جنہوں نے انتہائی نامساعد حالات میں دامے، درمے سخنے آپ کا ساتھ دیا۔ اپنا مال، اپنی جان آپ پر نچھاور کی۔ احمدیت کے شجر کی آبیاری اپنے خونوں سے کی اور خدا نے اپنے وعدوں کے مطابق اُن کی جانوں اور مالوں میں غیر معمولی برکت ڈالی۔

یہ دیکھیں حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب محو استراحت ہیں جنہوں نے اپنا سب کچھ خدا کے اس مسیح کے لئے تج دیا اور یہیں کے ہو رہے۔ آپ کی پہلی نظر جب حضرت مسیح موعود پر پڑی کہا کہ میں تو سارا ہی قربان ہو جاؤں۔ اور مسیح پاک نے بھی آپ کے لئے فرمایا:

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نورِ دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نورِ یقیں بودے

اور یہ حضرت میر ناصر نواب صاحب دہلوی کی قبر ہے وہ خوش نصیب جن کی صاحبزادی کو عقدِ مسیح میں آنے کی خوش نصیبی حاصل ہوئی۔ جن کے ذریعہ ایک مبارک نسل کا آغاز ہوا۔ جنہوں نے ساری عمر وفا کے ساتھ، ساتھ نبھایا۔ ہر حال میں خدا کی رضا پر راضی رہیں اور جب امام الزمان ابدی نیند سو گئے تو بچوں کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا یہ نہ سمجھنا کہ وہ تمہارے لئے کچھ نہیں چھوڑ کر گئے۔ وہ دعاؤں کا خزانہ تمہارے لئے چھوڑ گئے ہیں۔ اور ایسا وہی کہہ سکتا ہے جو قدم قدم پر اور لحظہ لحظہ دعاؤں کے اُن خزانوں سے فیضیاب ہوتا رہا ہو۔

اور یہ فلسفہ منطق کے ماہر اور جماعت احمدیہ کے مشہور مناظر حضرت علامہ میر محمد اسحاق صاحب ہیں۔ پھر نواب محمد علی خان صاحب کہ اُنہیں اور اُن کے نجیب بیٹے حضرت نواب عبداللہ خان صاحب کو امام آخرالزمان کی دامادی کا شرف حاصل ہوا اور یہ منشی اروڑے خان صاحب ہیں جنہوں نے ایک معترض کے جواب میں کہا تھا کہ میں زیادہ دلائل تو نہیں جانتا لیکن میں نے اُن کا چہرہ دیکھا ہوا ہے۔ وہ ہرگز جھوٹوں کا چہرہ نہیں تھا۔

اور یہ حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی ہیں جن کے بارہ میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا تھا کہ کیا ہم اور آپ کوئی دو ہیں۔ یہ دوست کپورتھلہ کے تھے جہاں کی بیعت

الذکر کے مقدمہ میں گھبراہٹ پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا تھا کہ اگر بیت الذکر کا فیصلہ آپ کے حق میں نہ ہو تو سمجھو کہ میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں۔ یہ بات فیصلہ سے پہلے مخالفین کو بھی بتادی گئی۔ پھر لوگوں نے دیکھا کہ اس بیت الذکر کا فیصلہ جماعت کے حق میں ہوگیا۔ حضرت منشی صاحب کے ایک پوتے مکرم شیخ مظفر احمد صاحب آج کل ضلع فیصل آباد کے امیر ہیں۔ میں کس کس کا ذکر کروں کہ ایک سے ایک بڑھ کر ہے۔ ہر ایک نے حسبِ حالات ایک دوسرے سے بڑھ کر لازوال و بے مثال قربانی پیش کی اور آج اُن کی نسلیں ملکوں ملکوں پھیلی ہوئی ہیں۔

آج انہی بزرگوں کی تگ و دَو اور سعی بلیغ کے نتیجہ میں 33 ممالک سے احمدیت کے پروانے قادیان میں جمع تھے۔ قادیان میں پائی جانے والی تمام بیوت الذکر میں راتیں جاگتیں تھیں۔ عشاقِ باری تعالیٰ رات کے دو دو بجے بیت مبارک میں حاضر ہوتے تا خانہ خدا میں اپنی سجدہ گاہوں کو تر کرتے ہوئے اپنے مولیٰ کو راضی کریں اور بیت الدعا میں دعا کرکے اپنے نصیبوں میں صدق وراستی اور محبتِ الٰہی کے چراغ روشن کرسکیں۔ ان عشاق میں مرد بھی تھے اور عورتیں بھی، بوڑھے بھی تھے اور جوان بھی اور معصوم بچے بھی۔ میں اُن سب کو دیکھتا اور سوچتا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ کیا تاثیرِ روحانی تھی کہ آپ کے عشاق آج 107 سال گزرنے کے بعد بھی سرتاپا آپ کی محبت سے سرشار ہیں اور آپ کے نشانات پر چلتے ہوئے اللہ کے گھروں کو صبح شام دن رات آباد کرتے ہیں۔

ہوتی نہ اگر روشن وہ شمع رُخ انور
کیوں جمع یہاں ہوتے سب دنیا سے پروانے

ایک عجیب بات کہ خدا کے یہ بندے اُن لوگوں کی طرح نہیں تھے جو وہ نمازیں پڑھ لیں تو تکبر سے اُن کی گردن سیدھی نہیں ہوتی بلکہ ان سب میں عاجزی تھی، خاکساری تھی، ایک دوسرے کے لئے محبت تھی، پیار تھا، ایثار تھا۔ یہ نظارہ دیکھ کر اپنے پرائے سبھی حیران تھے کہ یہ کیسا محبت کا دریا ہے جس نے سب کو برابر سیراب کررکھا ہے۔

ایک جگہ چائے کے دوران ایک صاحب نے پوچھا کہ آپ کی جماعت کی صداقت کی کیا دلیل ہے؟ عرض کیا کہ آج قادیان میں آنے والا ہر شخص خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی، موافق ہو یا مخالف جماعت کی صداقت کی دلیل ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا مجھے خدا تعالیٰ نے بتایا ہے کہ:

يَاتِيْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ وَيَاْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ

دور دراز سے لوگ آئیں گے۔ تحفے تحائف لے کر آئیں گے اور اس کثرت سے آئیں گے کہ راستوں میں گڑھے پڑ جائیں گے۔ میں نے اُن سے پوچھا کہ آپ کہاں سے آئے ہیں۔ کہنے لگے کیرالہ سے۔ میں نے کہا یہاں سے کتنی دور ہے کہنے لگا آٹھ، نو سو میل تو ہوگا۔ میں نے کہا اتنی دور سے آپ صرف احمدیت کی تعلیم کی جانکاری کے لئے آئے ہیں اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کی دلیل ہے۔ ہر آنے والا شخص آپ کی سچائی کی دلیل ہے کہ ایک شخص ایک چھوٹے گاؤں سے جو آج بھی ترقی یافتہ نہیں فرماتا ہے مجھے خدا نے یہ بتایا اور آج آسمان وزمین کی آنکھ اس سچائی کی گواہی دے رہی ہے اور یہ سب آنے والوں میں ایک دوسرے کے لئے احترام اور پیار اور جذبات کا دریا بہہ رہا ہے یہ بھی آپ کی سچائی کا منہ

بولتا ثبوت ہے۔ یہ آنے والے ایک گاؤں، ایک شہر یا ایک علاقہ سے نہیں ہیں ایک ملک سے بھی نہیں کہ ملک یا گاؤں یا شہر کی محبت نے ان میں چاہت کی تاثیر پیدا کر دی ہو۔ یہ مختلف علاقوں سے آئے ہیں۔ مختلف ملکوں سے آئے ہیں۔ مختلف رنگ و نسل سے ہیں۔ ان کی زبانیں مختلف ہیں، ان کے حالات مختلف ہیں، کوئی سرد علاقے سے آیا ہے تو کوئی گرم ملک سے مگر آپس میں احترام اور محبت و ایثار کا دریا ایک جیسا ہی رواں ہے۔ اتنی مخلوق ہو تو کمی بیشی ہو ہی جاتی ہے مگر یہاں کسی کو بھی کوئی گلہ نہیں، کوئی شکوہ نہیں بلکہ سب کی زبانیں جزاک اللہ، الحمدللہ اور شکر ہے کے الفاظ سے تر ہیں۔ جب بھی کسی سے پوچھا کیا حال ہے کیسا وقت گزر رہا ہے تو الحمدللہ ہی جواب ملا۔

یہ ابراہیمی طیور جو مختلف دیار و امصار سے آئے ہیں ان میں سے بہت سے وہ بھی ہیں جو ابھی اس ڈار کا حصہ نہیں۔ اُن سے بھی گفتگو ہوئی۔ میں نے اُن سے پوچھا کہ وہ کونسی چیز ہے جو آپ کو اتنے دور دراز علاقوں سے قادیان لے آئی ہے کہنے لگے احمدیوں کے اعلیٰ اخلاق، اُن کی مروت و محبت نے ہمیں مجبور کر دیا کہ ہم بھی اُس بستی کی قدم بوسی کریں جس نے ان حالات میں جبکہ لوگ دنیا کی محبت میں گرفتار ہیں قدسیوں کی ایسی جماعت پیدا کر دی جن میں للّٰہیت اور ایثار و اخلاص کے علاوہ کچھ اور نظر ہی نہیں آتا۔ محبت الٰہی کا حصول، سب کو عشقِ رسولؐ سے ممسوح کرنا اور بنی نوع انسان کی خدمت ان کا مطمحِ نظر ہے۔

جب وہ یہ باتیں کر رہے تھے میں ایک دفعہ پھر ماضی میں گُم ہو گیا۔ جب قادیان میں آنے والوں کو روکا جاتا تھا کہ تا لوگ حق کو نہ پا سکیں۔ آج اُن روکنے والوں کا نام و نشان نہیں اور قادیان سے نکلنے والا مہتاب شش جہات کو جگمگا رہا ہے اور یہ درخت جس کا بیج خدا کے ہاتھوں بویا گیا اپنے شیریں پھلوں سے ایک دنیا کو اپنا گرویدہ کر رہا ہے۔ جلسہ سالانہ کے دنوں میں قادیان کا منظر ایک دلکش، یادگار، ناقابلِ فراموش منظر ہے۔ بعض شہر ہوتے ہیں جہاں دن جاگتے اور راتیں سوتے گزرتی ہیں۔ بعض شہر ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے دن سوتے اور راتیں جاگتی ہیں مگر ان دنوں قادیان وہ واحد شہر ہے کہ جس کے شب و روز جاگتے ہیں۔ قادیان کی ہر گلی اور کوچہ و بازار میں درود و سلام کی آوازیں گونجتی ہیں اور سلام سلام کے دلکش نظارے نظر آتے ہیں۔ یہ قدوسیوں کا قافلہ ایک دوسرے کو مسکراتے چہروں سے ملتا ہے اور اُن کے درمیان اجنبیت کی کوئی دیوار نہیں۔ اے قادیاں کی سرزمین، تو خوش نصیب ہے کہ یہاں اُس موعودِ اقوامِ عالم کا ظہور ہوا جو دنیا کو جنگ و جدال سے نکال کر امن، سلامتی اور آشتی کے حصنِ حصین میں محفوظ کرنے آیا ہے۔ گروہ در گروہ بٹی ہوئی نفرتوں کی شکار دنیا کو وحدت کی لڑی میں پرونے آیا ہے اور وہ یہ صدا دے رہا ہے:

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

30 دسمبر کو قادیان سے یہ انمٹ یادیں لے کر دھڑکتے دلوں کے ساتھ ہمارا للّٰہی سفر پر نکلا ہوا یہ قافلہ واپسی کے لئے روانہ ہوا۔

قسط دوم آخر

1857ء کی جنگ کا پس منظر

بسا اوقات حقائق کو جذبات کی عینک سے دیکھا جاتا ہے لیکن ٹھوس حقائق کا تجزیہ تاریخی حقائق کو سمجھنے کیلئے ضروری ہوتا ہے

(مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد)

(نوٹ: اس مضمون کی قسط اول نومبر 2014ء کے شمارہ میں شائع ہو چکی ہے)

یہ بات قابل ذکر ہے کہ 1857ء جنگ کی ابتداء کے بعد بھی اعلیٰ ترین انگریز افسران بھی برملا اس بات کا اظہار کرتے تھے کہ اب تک یہ ہندوستانی سپاہی مثالی وفاداری کا مظاہرہ کرتے رہے ہیں اور انہوں نے نمایاں خدمات سرانجام دی ہیں۔ چنانچہ جنگ کے آغاز کے بعد سپاہیوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تم لوگوں نے ہی برما سے لے کر بر فیلے میدانوں میں خدمات سرانجام دی ہیں اور ہندوستان کے مختلف علاقے کمپنی کی حکومت کے لئے فتح کیے ہیں۔ اور ایران میں بھی فتح حاصل کی ہے۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ اس دور میں نہ صرف کمپنی کے ملازم وفادار تھے بلکہ ہندوستانیوں میں یہ عمومی خواہش پائی جاتی تھی کہ وہ کمپنی کی فوج میں شامل ہوں اور اس جنگ کے آغاز سے قبل لکھنؤ میں 300 سپاہیوں کی بھرتی کی ضرورت پڑی تو 3000 درخواست دہندگان حاضر ہو گئے۔

(1857 تاریخ بغاوت ہند، از کنہیا لال، ناشر سنگ میل 2007 ص 32)

57ء کی بغاوت کا سبب کیا بنا؟

اس مرحلہ پر یہ سوال بہر حال اُٹھتا ہے کہ اگر یہ سپاہی ایسٹ انڈیا کمپنی کے اتنا ہی وفادار تھے تو پھر ہندوستان بھر میں اتنے وسیع پیمانے پر بغاوت کیوں برپا ہوگی کہ انہیں اپنے انگریز افسران کو ان کے بیویوں بچوں کا خون بہانا شروع کر دیا۔ اس جنگ کے بعد سرسید احمد خان صاحب نے ''اسباب بغاوت ہند'' میں اس سوال کا جواب ڈھونڈنے کی کوشش کی ہے۔ ان میں سے دو اہم وجوہات یہ تھیں۔ پہلی تو یہ تھی کہ کمپنی کے ہندوستانی سپاہی بہت مغرور ہو گئے تھے خاص طور پر جب انہوں نے پنجاب کو فتح کر کے انگریز حکومت کا حصہ بنا دیا تو یہ غرور مزید بڑھ گیا۔ سرسید لکھتے ہیں:

''فوج انگلشیہ کے کم ہونے سے رعایا کو بھی جو کچھ خوف تھا وہ صرف ہندوستانی ہی فوج کا تھا، علاوہ اس کے ہندوستانی فوج کو بھی بے انتہا غرور تھا وہ اپنے سوا کسی کو نہیں دیکھتے تھے۔ فوج انگلشیہ کی کچھ حقیقت نہیں سمجھتے تھے۔ تمام ہندوستان کی فتوحات صرف اپنی تلوار کے زور سے جانتے تھے ان کا یہ قول تھا کہ برما سے لے کر کابل تک ہم نے سرکار کو فتح کر دیا ہے۔ علی الخصوص پنجاب کی فتح کے بعد ہندوستانی فوج کا غرور بہت زیادہ ہو گیا تھا۔ اب ان کے غرور نے یہاں تک نوبت پہنچائی تھی کہ ادنیٰ ادنیٰ بات پر تکرار کرنے پر مستعد تھے میں خیال کرتا ہوں کہ فوج کے غرور اور تکبر کی یہاں تک نوبت پہنچی تھی کہ کچھ عجب نہ تھا کہ وہ کوچ اور مقام پر بھی تکرار کرنے لگتی۔''

(اسباب بغاوت ہند، از سرسید احمد خان، سنگ میل 2009 ص 79)

اتنی بڑی شورش کی وجہ صرف خودسری نہیں تھی بلکہ سپاہیوں کا یہ خیال تھا کہ ان کا مذہب تبدیل کر کے عیسائی بنانے کی سازش ہورہی ہے۔ سرسید احمد خان لکھتے ہیں:

"مداخلت مذہبی کچھ شبہ نہیں کہ تمام لوگ جاہل اور قابل اور اعلیٰ اور ادنیٰ یقین جانتے تھے کہ ہمارے گورنمنٹ کا دلی ارادہ ہے کہ مذہب اور رسم و رواج میں مداخلت کرے اور سب کو، کیا ہندو اور کیا مسلمان عیسائی مذہب اور اپنے ملک کی رسم و رواج لا ڈالے پر ذاتی اور سب سے بڑا سبب اس سرکشی میں یہی ہے۔

ہر شخص دل سے جانتا تھا کہ ہمارے گورنمنٹ کے احکام بہت آہستہ آہستہ ظہور میں آتے ہیں اور جو کام کرنا ہوتا ہے، رفتہ رفتہ کیا کرتے ہیں اس واسطے دفعتاً اور جبراً مسلمانوں کی طرح دین بدلنے کو کہتے مگر جتنا جتنا قابو پاتے جائیں گے اتنی اتنی مداخلت کرتے جائیں گے اور جو باتیں رفتہ رفتہ ظہور میں آتی گئیں جن کا بیان آگے آئے گا ان کے اس غلط شبہ کو زیادہ تر مستحکم اور مضبوط کرتی گئیں سب کو یقین تھا کہ ہمارے گورنمنٹ اعلانیہ جبر مذہب بدلنے پر نہیں کریں گے بلکہ خفیہ تدبیریں کر کر مثل نابود کردینے علم عربی و سنسکرت کے اور مفلس اور محتاج کردینے ملک کے اور لوگوں کو جو ان کا مذہب ہے اس کے مسائل سے ناواقف کر کر اور اپنے دین و مذہب کی کتابیں اور مسائل اور وعظ کو پھیلا کر نوکریوں کا لالچ دے کر لوگوں کو بے دین کردیں گے۔ سنہ 1837ء کی قحط سالی میں جو یتیم لڑکے کم عمر عیسائی کئے گئے وہ تمام اضلاع ممالک مغربی شمالی میں ارادہ گورنمنٹ کے اہل نمونہ گنے جاتے تھے کہ ہندوستان کو اس طرح مفلس اور محتاج کر کر اپنے مذہب میں لے آئیں گے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ جب سرکار آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کوئی ملک فتح کرتی تھی، ہندوستان کی رعایا کو کمال رنج ہوتا تھا اور یہ بھی میں سچ کہتا ہوں کہ منشاء اس رنج کا اور کچھ نہیں ہوتا تھا بجز اس کے کہ لوگ جانتے تھے کہ جوں جوں اختیار ہمارے گورنمنٹ کا زیادہ ہوتا جائے گا ویسے ویسے ہمارے مذہب اور رسم و رواج میں زیادہ تر مداخلت کریں گے۔

ہمارے گورنمنٹ کی ابتدائے حکومت ہندوستان میں گفتگو مذہب کی بہت کم تھی روز بروز زیادہ ہوتی گئی اور اس زمانہ میں بدرجہ کمال پہنچ گئی۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ ہمارے گورنمنٹ کو ان امور میں کچھ مداخلت نہ تھی مگر ہر شخص یہ سمجھتا تھا کہ یہ سب معاملہ بموجب حکم اور بموجب اشارہ اور مرضی گورنمنٹ ہوتے ہیں۔ سب جانتے تھے کہ گورنمنٹ سے پادری صاحب تنخواہ پاتے ہیں گورنمنٹ اور حکام انگریزی از ولایت جو اس ملک میں نوکر ہیں وہ پادری صاحبوں کو بہت سا روپیہ واسطے خرچ کے اور کتابیں بانٹنے کو دیتے ہیں اور ہر طرح ان کے مددگار اور معاون ہیں۔ اکثر حکام متعہد اور افسران فوج نے اپنے تابعین سے مذہب کی گفتگو شروع کی تھی بعضے صاحب اپنے ملازمین کو حکم دیتے تھے کہ ہماری کوٹھی پر ان کو پادری صاحب کا وعظ سنو اور ایسا ہی ہوتا تھا غرض اس بات نے ایسی ترقی پکڑی تھی کہ کوئی شخص نہیں جانتا تھا کہ گورنمنٹ کی عملداری میں ہمارا یا ہماری اولاد کا مذہب قائم رہے گا۔

پادری صاحبوں کے وعظ نے نئی صورت نکالی تھی۔ تکرار مذہب کی کتابیں بطور سوال جواب چھپنی اور تقسیم ہونی شروع ہوئیں ان کتابوں میں دوسرے مذہب کے مقدس لوگوں کی نسبت الفاظ اور مضامین رنجیدہ مندرج ہوئے۔ ہندوستان میں دستور وعظ اور کتھا کا یہ ہے کہ اپنے اپنے معبد یا مکان پر بیٹھ کر کہتے ہیں جس کا دل چاہے اور جس کو رغبت ہو وہاں جا کر سنے۔ پادری صاحبوں کا طریقہ اس کے برخلاف تھا، وہ خود غیر مذہب کے مجمع اور تیرت گاہ اور میلہ میں جا کر وعظ

کہتے تھے اور کوئی شخص صرف حکام کے ڈر سے مانع نہ ہوتا تھا بعض ضلعوں میں یہ رواج نکلا کہ پادری صاحبوں کے ساتھ تھانے کا ایک چپڑاسی جانے لگا۔ پادری صاحب وعظ میں صرف انجیل مقدس ہی کے بیان پر اکتفا نہیں کرتے تھے بلکہ غیر مذہب کے مقدس لوگوں کو اور مقدس مقاموں کو بہت برائی سے اور ہتک سے یاد کرتے تھے جس سے سننے والوں کو نہایت رنج اور دلی تکلیف پہنچتی تھی اور ہمارے گورنمنٹ سے ناراضی کا بیج لوگوں کے دلوں میں بویا جاتا تھا۔

مشنری سکول بہت جاری ہوئے اور اس میں مذہبی تعلیم شروع ہوئی...... امتحان مذہبی کتابوں میں لیا جاتا تھا اور طالب علموں سے جو لڑکے کم عمر ہوتے تھے، پوچھا جاتا تھا کہ تمہارا خدا کون ہے، تمہارا نجات دینے والا کون اور وہ عیسائی مذہب کے موافق جواب دیتے تھے۔ اس پر ان کو انعام ملتا تھا۔ ان سب باتوں سے رعایا کا دل ہمارے گورنمنٹ سے پھرتا جاتا تھا۔

یہاں ایک بڑا اعتراض یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر لوگ اس تعلیم سے ناراض تھے تو اپنے لڑکوں کو کیوں داخل کرتے تھے۔ اس بات کو عدم ناراضی پر خیال کرنا نہیں چاہیے بلکہ یہ ایک بڑی دلیل ہے۔ ہندوستان کے کمال خراب حال اور مفلس اور نہایت تنگ اور تباہ حال ہو جانے پر یہ صرف ہندوستان کی محتاجی اور مفلسی باعث تھا کہ لوگ اس خیال سے کہ ان اسکولوں میں داخل ہو کر ہماری اولاد کو کچھ وجہ معیشت اور روزگار حاصل ہوگا ایسی سخت بات کو جس سے بلاشبہ ان کو دلی رنج اور غم تھا، گوارا کرتے تھے، نہ رضامندی سے۔

دیہاتی مکتبوں کے مقرر ہونے سے سب لوگ یقین سمجھتے تھے کہ صرف عیسائی بنانے کو یہ مکتب جاری ہوئے ہیں۔ پرگنی وزیٹر اور ڈپٹی انسپکٹر جو ہر گاؤں اور ہر قصبہ میں لوگوں کو نصیحت کرتے پھرتے تھے کہ اپنے لڑکوں کو مکتبوں میں داخل کرو۔ ہر ہر گاؤں میں کالا پادری ان کا نام تھا جس گاؤں پر گنہ وزیٹر یا ڈپٹی انسپکٹر پہنچا اور گنواروں نے آپس میں چرچا کیا کہ کالا پادری آیا، عوام الناس یوں خیال کرتے تھے کہ یہ عیسائی مکتب ہیں اور کرشٹان بنانے کو بٹھاتے ہیں اور فہمیدہ آدمی اگرچہ یہ نہیں سمجھتے تھے مگر یوں جانتے تھے کہ ان مکاتیب میں صرف اردو کی تعلیم ہوتی ہے۔ ہمارے لڑکے اس میں پڑھ کر اپنے مذہب کے احکام اور مسائل اور اعتقادات اور رسمیات سے بالکل ناواقف ہو جائیں گے اور عیسائی بن جائیں گے اور یوں سمجھتے تھے کہ گورنمنٹ کا یہی ارادہ ہے کہ ہندوستان کے مذہبی علوم کو معدوم کر دے تا کہ آئندہ کو عیسائی مذہب پھیل جائے۔ اکثر اضلاع شرقی ہندوستان میں ان مکتبوں کا جاری ہونا اور لڑکوں کا داخل ہونا صاف تحکماً ہوا اور کہہ دیا کہ گورنمنٹ کا حکم ہے کہ لڑکوں کو داخل کیا جائے۔‘‘

(اسباب بغاوت ہند از سر سید احمد خان ،سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، 2009 صفحہ 40 تا 44)

یہ سب خرابیاں لوگوں کے دلوں میں ہو رہی تھیں کہ دفعتاً سنہ 1855ء میں پادری صاحبان ای ایڈمنڈ نے دارالامارہ کلکتہ سے عموماً اور خصوصاً سرکاری معزز نوکروں کے پاس چٹھیاں بھیجیں جن کا مطلب یہ تھا کہ اب تمام ہندوستان میں ایک عملداری ہوگی۔ تار برقی سے سب جگہ کی خبر ایک ہوگی، ریلوے، سڑک سے سب جگہ کی آمد و رفت ایک ہوگی۔ مذہب بھی ایک چاہئے اس لیے مناسب ہے کہ تم لوگ بھی عیسائی ایک مذہب ہو جاؤ میں سچ کہتا ہوں کہ ان چٹھیات کے آنے کے بعد خوف کے مارے سب کی آنکھوں میں اندھیرا آ گیا، پاؤں تلے کی مٹی نکل گئی سب کو یقین ہو گیا کہ ہندوستانی جس وقت کے منتظر تھے وہ وقت اب آ گیا۔ اب

جتنے سرکاری نوکر ہیں اوّل ان کو کرشطان ہونا پڑے گا اور پھر تمام رعیت کو سب لوگ بے شک سمجھتے تھے کہ یہ چٹھیات گورنمنٹ کے حکم سے آئیں ہیں، آپس میں ہندوستان لوگ اہلکاران سرکاری سے پوچھتے تھے کہ تمہارے پاس بھی چٹھی آئی! اس کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ تم بھی بسبب لالچ نوکری کے کرشطان (عیسائی) ہو گے۔ ان چٹھیوں نے یہاں تک ہندوستانی اہلکاروں کو الزام لگایا کہ جن کے پاس چٹھیاں آئی تھیں وہ مارے شرمندگی اور بدنامی کے چھپاتے تھے اور انکار کرتے تھے کہ ہمارے پاس تو نہیں آئی۔ لوگ جواب دیتے تھے کہ اب آجائیں گی۔ کیا تم سرکار کے نوکر نہیں ہو اگر سچ پوچھو تو یہ چٹھیاں تمام ہندوستانیوں کے غلط شبہات کو پکا اور مستحکم کرنے والی تھیں۔ چنانچہ انہوں نے کر دیا اور اس کو مٹانے کو کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی۔

کچھ عجب نہ تھا کہ اسی زمانہ میں کچھ برھی اور تھوڑا بہت فساد ملک میں شروع ہو جاتا۔ چنانچہ اس وقت کے حالات سے ظاہر ہوتا ہے مگر جناب معلی القاب نواب لیفٹیننٹ گورنر بہادر بنگال نے بہت جلد خبر لی اور ایک اشتہار جاری کیا جس سے فی الجملہ لوگوں کے دلوں میں تسلی ہوئی اور وہ اضطرار جو ہو گیا تھا، دھیما ہوا مگر جیسا کہ چاہئے ویسا قلع اور قمع اس کا نہ ہوا۔ لوگ سمجھے کہ بالفعل یہ بات موقوف ہوگئی۔ پھر کبھی قابو کے وقت پر جاری ہوگی۔ پادری صاحبان ای ایڈمنڈ کی چٹھی اور نواب معلی القاب لیفٹیننٹ گورنر بہادر بنگال کا اشتہار آخر کتاب میں مندرج ہے، وہاں دیکھو۔"

(اسباب بغاوت ہند سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور 2009 صفحہ 40 تا 46)

نئے کارتوس کا مسئلہ:

اس پس منظر میں فوج میں نئی قسم کی بندوقوں کو متعارف کرایا گیا جن کی کارکردگی بہت بہتر تھی۔ ان کے لئے استعمال ہونے والے کارتوسوں کو استعمال سے پہلے منہ سے کاٹنا پڑتا تھا۔ ان پر چربی لگی ہوئی تھی۔ جلد ہی یہ افواہ پھیلنی شروع ہوگئی کہ ان پر گائے اور سؤر کی چربی لگی ہوئی ہے۔ گائے کی چربی پر منہ لگانے سے ہندوؤں کی ذات خراب ہو جاتی تھی کیونکہ اکثر سپاہی برہمن ذات کے تھے اور مسلمان تو حرام ہونے کی وجہ سے سؤر کی چربی کو منہ نہیں لگا سکتے تھے۔ اس لیے جوں جوں یہ خبر پھیلتی گئی، اسی طرح سپاہی یہ عزم کرتے گئے کہ وہ ان کارتوسوں کو استعمال نہیں کریں گے۔ اعلیٰ افسران کو جب اس کی خبر ہوئی تو انہوں نے فوراً اس کے سدِباب کے لئے کوششیں شروع کیں اور کارتوسوں پر موم اور گھی کا استعمال کرنا شروع کیا۔ اور سپاہیوں کو یہ اختیار دیا کہ وہ کارتوسوں پر لگنے والا یہ مکسچر خود بنانا شروع کریں تا کہ کوئی اشتباہ نہ رہے۔ لیکن بہت دیر ہو چکی تھی۔ یہ خبر جنگل میں آگ کی طرح پھیلتی جا رہی تھی اور سپاہیوں کے دل میں اپنے افسران کے خلاف گمان بڑھتے جا رہے تھے۔

(The Last Mughal , by William Dalrymple, published by Penguin Books 2006, Page 134

(1857 تاریخ بغاوت ہند محاربہ عظیم، از پنڈت کنہیالال، سنگ میل 2007ص 27)

مختصراً یہ کہ کچھ عوامل تھے تو جو اس جنگ کا باعث بنے۔ بسا اوقات تاریخی حقائق کو جذبات کی عینک سے دیکھا جاتا ہے۔ لیکن ٹھوس حقائق کا تجزیہ تاریخی حقائق کو سمجھنے کے لیے ضروری ہوتا ہے۔ اس مضمون میں زیادہ تر نمایاں مسلمان مصنفین کے حوالے ہی درج کیے گئے ہیں جن کا تعلق اُس دور سے تھا تا کہ یہ جائزہ لے سکیں کہ اس دور میں ان مصنفین کے نزدیک اس جنگ کو شروع کرنے کا باعث کیا عوامل ہوئے تھے کہ ہندوستان بھر میں جنگ کی آگ بھڑک اُٹھی۔

حرمت وتقدس کا انوکھا اظہار

(مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب)

دین حق میں داخل ہونے کا واحد دروازہ اللہ تعالیٰ کی واحدنیت اور آنخضرتؐ کی رسالت کا قرار ہے۔ عرف عام میں یہ کلمہ طیبہ کے نام سے موسوم ہے۔ خالق الکائنات کی ربوبیت کل عالم پر محیط ہے اسی ذات حق نے آنخضرتؐ کی ذات گرامی کو رسول "کافۃ للناس" اور رحمۃ للعلمین بنا کر مبعوث فرمایا۔ جس طرح خدائے واحدو یگانہ کسی ایک گروہ انسانی کا رب نہیں ہے اور نہ ہی کوئی خاص طبقہ انسانی اُس کے وجود کا استحقاق خاص رکھتا ہے۔ اسی طرح اس ذات خداوندی نے آنخضرتؐ کی ذات اقدس کو رحمت عامہ وتامہ کی خلعت سے سرفراز فرمایا ہے۔ کسی کو اُس وجود باجود پر اجارہ داری کی سند عطا نہیں فرمائی ہے۔ اگر نبوت محمدیؐ کی رحمت کو خاص قیود وحدود کے دائرہ تک محدود کر دیا جائے تو رحمۃ للعالمین کا مضمون قائم اور برقرار نہیں رہتا۔

تاہم ایک مخصوص فکر اپنی کوتاہ فہمی کی بناپر "حرمت وتقدس" کے نام پر اس داخلی دروازہ کی بے حرمتی پر اتر ہوا ہے۔ وہ اپنی کم نظری سے اسے موجب اجر وثواب خیال کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا خواہاں ہوتا ہے۔ لیکن خدائے بزرگ وبرتر کی فعلی شہادت ان کے اس فعل کی تائید نہیں کرتی۔ وہ اقبال چاہتے ہیں ادبار ہوتا ہے۔ ترقی چاہتے ہیں تنزلی کا شکار بنتے ہیں۔ بلندی کے خواہاں ہوتے ہیں پستی کے گڑھے میں گرتے ہیں۔ عزت چاہتے ہیں تو رسوائی پاتے ہیں۔ واقعات ان کے دعویٰ حرمت وتقدس کو جھٹلا دیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی گرفت اور پکڑ انہیں نشان عبرت بنا دیتی ہے اور یہ مکافات عمل ہو کر رہتا ہے۔

گوجرہ ضلع ٹوبہ کے نواح میں جماعت احمدیہ چک دھیروکے کی بیت الذکر کے ماتھے پر کندہ توحید ورسالت کا اعلان وعمل داران حامیان دین متین کے دلوں کو مجروح و مضطرب کر رہا تھا۔ نام نہاد آتش حرمت وتقدس بھڑک اٹھی اور مقامی پولیس کی مدد سے ایک کلمہ گو نے ہتھوڑے چھینی کی مدد سے اس تحریر کو کرچی کرچی کر کے اس کی حرمت کو پامال کر دیا۔ کیونکہ حروف کی اس طریق پر شکست وریخت اُسے بے حرمتی کے زمرہ میں نہیں لا رہی تھی۔ ہاں اگر کوئی خلاف عقیدہ شخص ایسا کرتا تو توہین کلمہ کا مرتکب ہوتا اور بعد ازاں پابند سلاسل بھی ہوتا اور اہل ایمان اُس کے خلاف سینہ تان کر گواہیاں بھی دیتے۔ لیکن چونکہ یہ اہل ایمان کی آشیرباد سے ایک کلمہ گو یہ حرکت کر رہا تھا وہ لائق ستائش ٹھہرا۔

ایمان کی حرارت والوں کی نظر میں یہ فعل قابل تحسین تھا۔ وہ شاداں وفرحاں تھے۔ مگر عرش کے خدا کی نگاہ میں ایسا نہیں تھا۔ اس لئے جلد ہی خدا تعالیٰ کی تقدیر نے قدرت نمائی دکھلائی اور پرجوش دین کے علمبردار خدا تعالیٰ کی گرفت میں آنا شروع ہوگئے اور اپنے کئے کا صلہ پانے لگے۔

ایک کے ساتھ ایسے واقعات پیش آئے کہ اس کا ہزاروں روپے کا نقصان ہو گیا اور اب بے دست و پا، بے یارو مددگار، کوئی پرسان حال نہیں۔ ایک دکاندار جو اس ''کار ثواب'' میں پیش پیش تھا اور اس کا کاروبار روبہ ترقی تھا۔ جب وہ یہ ثواب کما چکا تو اس کے بعد مندہ ہی مندہ ہونے لگا۔ دکان کی وہ پہلی والی رونق نہیں رہی حالانکہ اس واقعہ سے پیشتر کاروبار خوب زوروں پر تھا۔

ایک صاحب جو اس کارخیر میں سرخیل تھے، صاحب فراش ہوئے، اپنی بیماری کے ہاتھوں تنگ حالت دگرگوں ہے۔

ایک گھرانہ اکثر پس پردہ اور بسا اوقات سرعام مخالفت بھی کرتا رہتا تھا۔ رقبہ کے لحاظ سے گاؤں میں اول نمبر پر تھے۔ خوشحالی تھی۔ لیکن اب وہ دیدۂ عبرت بنا ہوا ہے۔

ایک با اثر کا بیٹا قتل ہو گیا اور قاتل مفرور۔ ڈیرہ اجڑ گیا ہے مویشی موجود نہ رہے۔ وہی قاتل دو اور افراد کو گولیوں کا نشانہ بنا کر اپاہج کر گئے ہیں۔ مکانوں پر تالے پڑ گئے۔ گھر بے چراغ ہیں۔ خود قید اور محصور ہو کر شہر میں پناہ لینے پر مجبور ہیں۔ گویا قاتل آزاد اور مقتول محصور۔

خدا تعالیٰ کی ذات پاک بڑی ذرہ نواز بھی ہے۔ ایک گاؤں کا ایک نمبردار اس بات کا برملا سرعام اظہار کرتا ہے کہ میرے اندر صدہا عیوب و نقائص ہیں۔ چور، ٹھگ ہوں سبھی کچھ ہوں مگر میں نے جماعت کی کبھی مخالفت نہیں کی۔ وہ ایک شخص کی مثال دیا کرتا تھا جو مخالف احمدیت تھا اور وہ مخبوط الحواس ہوا۔ گر کر بری حالت میں مرا۔ کہا کرتا تھا کہ میری موت ویسی نہیں ہو گی میں چارپائی پر مروں گا۔ کیونکہ میں مخالفت نہیں کرتا۔ اکثر آواز بلند وہ یہ شعر پڑھتا تھا کہ:

کبھی نصرت نہیں ملتی در مولا سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

دل سے وہ احمدیت کی سچائی کا قائل تھا۔ چنانچہ جو اس نے کہا ویسا ہی ہوا۔ اسے موت چارپائی پر آئی۔ سودائی ہو کر نہیں مرا تھا۔ سچ ہے کہ اللہ کی فعلی شہادت ہی حق کو آشکار کر دیتی ہے اور یہی قدیم سے سنت اللہ چلی آ رہی ہے۔

از مکافات عمل غافل مشو
گندم از گندم بروید جو ز جو

شکرانِ نعمت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں:

''چاہئے کہ تمہاری حالت اپنے امام کے ہاتھ میں ایسی ہو جیسے میت غسال کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ تمہارے تمام ارادے اور خواہشیں مردہ ہوں اور تم اپنے آپ کو امام کیساتھ ایسا وابستہ کرو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ۔ اور پھر ہر روز دیکھو کہ ظلمت سے نکلتے ہو یا نہیں...... تیرہ سو برس کے بعد یہ زمانہ ملا ہے اور آئندہ یہ زمانہ قیامت تک نہیں آ سکتا۔ پس اس نعمت کا شکر کرو۔ کیونکہ شکر کرنے پر ازدیاد نعمت ہوتا ہے۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ''(ابراہیم:8) (خطبات نور ص 131)

(قیادت تربیت مجلس انصاراللہ پاکستان)

ایبولا وائرس

(احمد طاہر مرزا)

ایبولا وائرس جسے عام طور پر ای وی ڈی EVD (ایبولا وائرس ڈیزیز کہا جاتا ہے) ایک ایسا وائرس ہے جو انسان کے جسم میں خون کے بہاؤ پر حملہ کرتا ہے۔ سائنسدانوں نے ایبولا کو سیلان خون کے بخار (Ebola Hemorrhagic Fever) کا نام دیا ہے۔ اس وائرس کے حملہ آور ہونے کے نتیجے میں ایبولا سے متاثرہ شخص کے جسم کے کسی یا تمام حصوں سے خون رسنے لگتا ہے۔ اس طرح مریض خون کی کمی کے باعث ہلاک ہو سکتا ہے۔ ایبولا وائرس مریض کے تمام جسم میں پھیل کر بیماریوں سے بچاؤ کے قدرتی مدافعتی نظام اور اعضا کو تباہ کر دیتا ہے۔ یہ ان خلیوں کو فنا کر دیتا ہے جو خون کے انجماد کا کام کرتے ہیں۔ نتیجتاً خون شدت سے بہنے لگتا ہے جسے روکنا ممکن نہیں ہوتا۔

دنیا ابھی ایڈز کی تباہ کاریوں کا ازالہ نہیں کر سکی کہ ایبولا کی آفت آن پڑی۔ اس وائرس سے پھیلنے والی بیماری فی الحال صرف مغربی افریقہ تک محدود ہے۔ عالمی ادارۂ صحت کے مطابق اکتوبر 2014ء تک گنی، سیرالیون اور لائبیریا میں 8376 افراد ایبولا وائرس سے متاثر ہو چکے تھے۔ اس کے علاوہ نائیجیریا، سینی گال، سپین اور امریکہ میں بھی بعض افراد ایبولا سے متاثر ہو چکے ہیں جب کہ جمہوری ری پبلک آف کانگو میں اکہتر افراد اس وائرس سے متاثر ہو چکے ہیں۔ ایبولا وائرس رائبونیوکلی اِک ایسڈ (آر این اے) وائرس ہے۔ ڈبلیو ایچ او کے مطابق اس وائرس سے لاحق ہونے والی بیماری میں مبتلا افراد میں سے نصف ہلاک ہو چکے ہیں۔ اس وائرس سے متاثرہ 8400 افراد میں سے پانچ ہزار سے افراد نومبر 2014ء تک ہلاک ہو چکے ہیں۔ ایبولا وائرس میں مبتلا افراد کا علاج کرنے والوں کے لیے بھی یہ وائرس موت کا سبب بن چکا ہے۔ تا حال کوئی ایسی دوا ایجاد نہیں ہو سکی جس کے ذریعے ایبولا سے لاحق ہونے والی بیماری کا علاج کیا جا سکے تاہم اس کی علامات ظاہر ہوتے ہی بیماریوں سے بچاؤ کے قدرتی مدافعتی نظام کو تقویت دینے والی ادویات اور غذاؤں سے مریض کو ہلاکت سے بچایا جا سکتا ہے۔

ایبولا وائرس کیسے پھیلتا ہے؟

یہ وائرس نزلہ، زکام اور چیچک کا باعث بننے والے وائرس کی طرح متعدی نہیں ہے۔ یہ وائرس متاثرہ ممالیا جانور یا انسان کی جلد کے علاوہ ان کے جسم سے خارج ہونے والے سیال مادوں سے دوسرے انسانوں میں منتقل ہوتا ہے۔ ایک انسان کو لگ جانے کے بعد یہ ان سے دوسرے ممالیا جانوروں اور انسانوں کو لگنا شروع ہو جاتا ہے۔ جو لوگ ایبولا وائرس کا شکار ہونے والوں کی تیمارداری کرتے ہیں یا اس سے ہلاک ہونے والوں کو دفناتے ہیں، انہیں عموماً یہ وائرس لگ سکتا ہے۔ اس کے علاوہ آلودہ سوئیوں، میزوں، بستروں وغیرہ کی آلودہ سطح کو چھونے سے بھی یہ وائرس لگ جاتا ہے۔ یہ ہوا، پانی اور خون کے ذریعے لگ سکتا ہے۔ جو انسان ایبولا وائرس سے متاثر ہو لیکن اس سے لاحق ہونے والی بیماری کا شکار نہیں ہوا ہو تو ایسا انسان اس وائرس کے پھیلنے کا باعث نہیں بن سکتا۔

اس کی بیماری کی علامات ایبولا وائرس سے لاحق ہونے والی بیماری ابتدا میں ایسے لگتی ہے جیسے مریض کو نزلہ زکام ہو گیا ہو۔ اصل علامات وائرس سے متاثر ہونے کے دو سے اکیس دن بعد نمودار ہوتی ہیں۔ بیماری کی عمومی علامات میں تیز بخار، سر درد، جوڑوں میں درد، پٹھوں میں درد، گلے میں درد، کمزوری، معدے میں درد اور بھوک کا ختم ہو جانا۔ بیماری خطرناک مرحلے میں داخل ہوتی ہے تو مریض کے جسم کے اندر خون بہنے لگتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھوں، کانوں اور ناک سے بھی خون بہنے لگتا ہے۔ بعض مریض خون کی الٹیاں بھی کرتے ہیں اور بعض مریض کھانسی کے ساتھ خون تھوکتے ہیں۔ اس کے علاوہ بعض مریضوں کے پاخانے کے ساتھ خون آتا ہے اور جسم پر خسرے کے دانوں جیسے دانے نکل آتے ہیں۔

بعض اوقات صرف علامات سے معلوم نہیں کیا جا سکتا ہے کہ مریض ایبولا وائرس میں مبتلا ہو چکا ہے۔ ڈاکٹر یہ جاننے کے لیے ٹیسٹ کروا سکتے ہیں کہ مریض کو خسرہ یا ملیریا لاحق ہوا ہے یا ایبولا وائرس سے لاحق ہونے والی بیماری۔ خون اور ٹشوز کے ٹیسٹوں سے بھی ایبولا وائرس سے لاحق ہونے والی بیماری کی تشخیص کی جا سکتی ہے۔ جس شخص کے بارے میں تصدیق ہو جائے کہ وہ ایبولا وائرس سے لاحق ہونے بیماری میں مبتلا ہو چکا ہے، اسے فوراً دوسرے انسانوں سے الگ کر دیا جاتا ہے تاکہ بیماری دوسرے انسانوں کو نہ لگ جائے۔

ایبولا وائرس سے بچنے کے لیے کوئی ویکسین موجود نہیں ہے۔ اس وائرس سے بچنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ ان علاقوں کا سفر بالکل نہیں کیا جائے جہاں ایبولا وائرس پایا جاتا ہو یا پھیل چکا ہو۔ حفظانِ صحت کی خدمات انجام دینے والے لوگ نقاب لگا کر، دستانے پہن کر اور عینک لگا کر اس وائرس سے بچنے کی تدبیر کر سکتے ہیں تاکہ جب بھی وہ ایبولا وائرس سے متاثرہ کسی فرد کو چھوئیں تو انہیں ایبولا وائرس نہ لگ سکے۔

ایبولا وائرس کی تاریخ

دنیا میں پانچ اقسام کے ایبولا وائرس موجود ہیں جن میں سے چار اقسام کے ایبولا وائرس انسانوں میں بیماری کا باعث بن سکتے ہیں۔ ایبولا وائرس سے لاحق ہونے والی بیماری پہلی مرتبہ 1976ء میں براعظم افریقہ کے ملک جمہوری ری پبلک آف کانگو میں پھیلی تھی۔ ایبولا وائرس کو یہ نام دریائے ایبولا کے نام پر دیا گیا۔ یہ دریا جمہوری ری پبلک آف کانگو کی اُن بستیوں کے نزدیک سے گزرتا ہے جہاں ایبولا وائرس سے لاحق ہونے والی بیماری پہلی بار پھیلی تھی۔ جس کے نتیجہ میں میں 280 افراد لقمہ اجل بن گئے۔

عالمی ادارہ صحت کے مطابق سب سے پہلے یہ بیماری وسطی اور مغربی افریقہ کے دور دراز دیہاتوں میں آئی جو کہ برساتی جنگلات کے قریب تھے۔ وائرس پہلے جانوروں سے انسانوں میں منتقل ہوا۔ اسکے بعد انسانوں سے انسانوں میں پھیلا۔ یہ وائرس افریقی جنگلات میں بیمار جانوروں بن مانس، بندر، چمگادڑ اور دوسرے جانوروں سے انسانوں میں آیا۔ وائرس سے متاثرہ انسانوں کے خون، پیشاب، تھوک یا جسم کے اعضاء سے خارج ہونے والے مادوں سے یہ وائرس دوسرے انسانوں کو منتقل ہوتا ہے۔

دنیا کے سب سے ترقی یافتہ ملک امریکہ کو عموماً اس طرح کے وائرس سے محفوظ ملک تصور کیا جاتا ہے۔ لیکن امریکہ جیسے ملک میں ایبولا وائرس سے لاحق ہونے والی بیماری کے اوّلین شکار کا علم 30 ستمبر 2014ء کو ہوا۔ تھامس ایرک ڈنکن جو ڈیلاس کا رہنے والا تھا، 8 اکتوبر 2014ء کو ایبولا سے اس کی موت ہو گئی۔ ایرک مغربی افریقہ سے ڈیلاس آیا تھا۔

اس وائرس کا شمار دنیا کے خطرناک ترین متعدی جرثوموں میں ہوتا ہے اور ابھی تک اس کیخلاف کوئی مؤثر دوائی یا ویکسین تیار نہیں کی جا سکی۔ برطانوی کمپنی نے ایبولا وائرس کا توڑ نکالنے کا دعویٰ کیا ہے، مالی میں جان لیوا مرض کا پہلا کیس سامنے آ گیا۔ مالی میں ایبولا وائرس کا پہلا کیس رپورٹ ہوتے ہی حکام میں ہلچل مچ گئی ہے، دوسری جانب برطانوی کمپنی نے دعویٰ کیا ہے اس کا تیار کردہ اسپرے، ایبولا وائرس کا خاتمہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ڈیومیس نامی اسپرے مہلک وائرس کو ہلاک کرنے کے علاوہ اس کی افزائش کو بھی روکتا ہے، کمپنی نے وائرس سے متاثرہ افریقی ممالک کو اسپرے مفت فراہم کرنے کا اعلان کیا ہے۔

ڈبلیو ایچ او کے سینئر اہلکار ڈاکٹر کرسٹوفر ڈائے کے مطابق اگر وائرس کو روکنے کے اقدامات میں بہتری نہیں لائی گئی تو ان تین ممالک میں ہر ہفتے ہزاروں نئے کیسز اور ہلاکتوں کی اطلاعات ملیں گی اور یہ پیشگوئی بیماریوں سے بچاؤ اور روک تھام کے امریکی ادارے سی ڈی سی کے جائزے کے مطابق ہے۔ صحت سے متعلق امریکی ایجنسی کے مطابق اگر وائرس کو روکنے کے لئے اقدامات تیز نہیں کیے گئے تو آئندہ سال جنوری تک متاثرین کی تعداد 14 لاکھ تک پہنچ سکتی ہے۔ سلامتی کونسل کی قرارداد میں بعض ممالک کی جانب سے عائد سفری پابندیاں ہٹانے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ ان ممالک کو الگ تھلگ کرنے کی بجائے وہاں امداد پہنچائی جانی چاہیے۔ ایبولا کا اس قدر تیزی سے پھیلاؤ صحت عامہ کا ایسا چیلنج ہے کہ دور حاضر میں جس کی مثال نظر نہیں ملتی۔ ایبولا وائرس امسال فروری میں گنی سے پھیلنا شروع ہوا تھا اور اب تک وہ لائبیریا، سیرالیون اور نائجیریا تک پھیل چکا ہے۔ طبی خیراتی ادارے میڈیسن سانز فرنٹیئرز کا کہنا ہے کہ مغربی افریقہ میں ایبولا کی وبا پر قابو پانے میں چھ ماہ کا وقت لگ سکتا ہے۔

اس وائرس کی ملیریا، ٹائیفائیڈ، گردن توڑ بخار اور ڈینگی فیور سے کافی ملتی جلتی علامات کی وجہ سے اس کی تشخیص میں تھوڑی مشکل پیش ضرور آ سکتی ہے پھر بھی اس کیلئے درج طبیکے مشورہ کے مطابق ٹیسٹ کروائے جانے چاہیے۔ اس سے بچنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ ان علاقوں کا سفر نہ کیا جائے جہاں ایبولا وائرس پایا جاتا ہو یا پھیل چکا ہو۔ حفظانِ صحت کی خدمات انجام دینے والے افراد بھی نقاب لگا کر، دستانے پہن کر اور عینک لگا کر اس وائرس سے بچنے کی تدبیر کر سکتے ہیں۔ دنیا ایبولا وائرس کی وجہ سے خوف کا شکار ہے۔

عالمی ادارہ صحت کی ذمہ داری

برطانیہ کے ایک غیر جانبدار ہفتہ روزہ میڈیکل جرنلز برٹش میڈیکل جرنل نے اپنی 7 جون 1986ء کی اشاعت میں ڈاکٹر رچرڈ وارٹن اور ڈاکٹر جارج لیوتھ کے کئے گئے ایک سروے رپورٹ میں مختلف برطانوی ایلو پیتھک ڈاکٹرز کے ہومیو پیتھی کے بارے میں خیالات پیش کئے گئے ہیں کہ 42 فیصد ڈاکٹر، اپنے مشکل مریضوں کو ایلو پیتھی اسپیشلسٹ کے بجائے ہومیو پیتھک ڈاکٹرز کی طرف ریفر کرتے ہیں۔ WHO نے ہومیو پیتھک کو امراض کی روک تھام کا دوسرا بڑا طریقہ علاج قرار دیا ہے۔ ہومیو پیتھک ادویات میں کروٹیلس ہاریڈس، بوتھراپس، لیکسس، مرکیورس کار، سکیل کار، ایکونائیٹ اور ایکنیشیا کے علاوہ دیگر کئی ہومیو پیتھک ادویات بھی مریض کی علامات کو سامنے رکھتے ہوئے دی جا سکتی ہیں۔ ہومیو پیتھی ایک ایسا طریقہ علاج ہے جس میں پیچیدہ سے پیچیدہ امراض کا شافی علاج موجود ہے جنہیں دوسرا طریقہ علاج والے لاعلاج قرار دے دیتے ہیں۔ تاہم تحقیق و تجربات کی بہت ضرورت ہے۔ (باقی صفحہ 36 پر)

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2014ء

نفس کو مارو کہ اس جیسا کوئی دشمن نہیں

(مکرم پروفیسر راجا نصراللہ خاں)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شعر میں نفس سے مراد نفس امارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

بیشک نفس تو بدی کا بہت حکم دینے والا ہے۔ (سورۃ یوسف: 54)

واضح ہو کہ نفس کو مارنے کا مطلب یہ ہے کہ بدی کا حکم دینے والے نفس امارہ اور اس کی پیروی میں پیدا ہونے والی بدخواہشات اور عادات کا قلع قمع کیا جائے۔ اُن کی تعمیل اور تکمیل کرنے کی بجائے نیکی کی طرف رغبت ہونی چاہئے اور پاک خیالات و عادات کو اپنا شعار بنانا چاہئے یعنی تزکیہ نفس کیا جائے اور ہر سوچ اور ہر عمل کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالا جائے۔ حضرت مسیح موعودؑ اپنی تصنیف ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' میں فرماتے ہیں:۔

''پہلا سرچشمہ جو تمام طبعی حالتوں کا مورد اور مصدر ہے اس کا نام قرآن شریف نے نفس امارہ رکھا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بالسوء۔ یعنی نفس امارہ میں یہ خاصیت ہے کہ وہ انسان کو بدی کی طرف جو اس کے کمال کے مخالف اور اس کی اخلاقی حالتوں کے برعکس ہے جھکاتا ہے اور ناپسندیدہ اور بدراہوں پر چلانا چاہتا ہے۔ غرض بے اعتدالیوں اور بدیوں کی طرف جانا انسان کی ایک حالت ہے جو اخلاقی حالت سے پہلے اس پر طبعاً غالب ہوتی ہے اور یہ حالت اس وقت تک طبعی حالت کہلاتی ہے جب تک کہ انسان عقل اور معرفت کے زیر سایہ نہیں چلتا بلکہ چارپایوں کی طرح کھانے پینے، سونے جاگنے یا غصہ اور جوش دکھلانے وغیرہ امور میں طبعی جذبات کا پیرو رہتا ہے۔''

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 2-3)

انسانی پیدائش کی غرض عبادت الٰہی

اللہ تعالیٰ سورۃ الذّٰریٰت آیت 57 میں فرماتا ہے:

''اور میں نے جن و انس کو پیدا نہیں کیا مگر اس غرض سے کہ وہ میری عبادت کریں۔''

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع جن و انس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اس میں جن و انس سے مراد بڑے لوگ اور چھوٹے لوگ ہیں۔ دونوں کی پیدائش کی غرض اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے''

(اردو ترجمہ قرآن کریم صفحہ 950 نوٹ نمبر 1)

واضح ہو گیا کہ عبادت الٰہی سے انسان نفس کی پیروی اور سرکشی سے چھٹکارا حاصل کر سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا بندہ بن کر ہزار برائیوں اور بداعتدالیوں سے بچ سکتا ہے یہ یاد رکھنا بھی ضروری ہے کہ عبادت کی اعلیٰ اور ارفع اور افضل صورت اور طریق پنجوقتہ نماز کو قائم کرنا ہے جس کے متعلق قرآن کریم بار بار حکم دیتا ہے۔ چنانچہ سورۃ بقرہ آیت 44 میں فرمایا:

''اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور جھکنے والوں کے ساتھ جھک جاؤ۔''

حقیقی نماز

سورۃ العنکبوت میں فرمایا ''اور نماز قائم کر یقیناً نماز بے حیائی اور ہر ناپسندیدہ بات سے روکتی ہے۔'' (آیت:46)

اگر ہم قرآن کریم کے اس پاکیزہ بیان پر غور کریں تو واضح ہو جائے گا کہ نفس عمارہ کو تزکیہ نفس کے عمل سے گزارنے اور دنیا داری اور بے راہ روی سے بچ کر دین داری اور روحانی ترقی کی منازل طے کرنے کے لئے پنجوقتہ نماز بہترین ذریعہ اور دائم و قائم روحانی سیڑھی ہے۔ جس کی مدد اور برکت سے انسان عام مومن کی سطح سے ترقی کرتے کرتے ''باخدا انسان اور پھر خدا نما انسان'' کے مقام پر پہنچ سکتا ہے۔ اسی لئے دین حق نے بار بار نماز کے قیام پر زور دیا ہے اور احادیث مبارکہ میں بھی اس کی بے حد ترغیب بیان فرمائی گئی ہے۔ چنانچہ عبادت سے متعلق بخاری کی حدیث درج کر کے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:

''پہلی عبادت صلوٰۃ یعنی نماز ہے جس کے معنی عربی زبان میں دعا اور تسبیح و تحمید کے ہیں۔ نماز دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں پانچ نمازوں کی صورت میں فرض کی گئی ہے اور جسمانی طہارت یعنی مسنون وضو کے بعد مقررہ طریق پر ادا کی جاتی ہے۔...... نماز کی غرض و غایت خدا تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا کرنا اور اس کی یاد کو اپنے دل میں تازہ رکھنا اور اس کے ذریعہ اپنے نفس کو فحشاء اور منکرات سے پاک کرنا اور خدا سے اپنی حاجتیں طلب کرنا ہے۔''

(چالیس جواہر پارے صفحہ 17-18 مطبوعہ دسمبر 1995ء)

بچے بڑوں کو بھی نماز کی طرف توجہ دلائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں کو نماز کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

''دوسرے (بیوت الذکر) کو آباد کرنے کے لئے جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خواہش تھی کہ نئی صدی میں ہر گھر نمازیوں سے بھر جائے تو یہاں بھی آپ نمازیں پڑھنے کی طرف توجہ دے رہے ہیں اور دیں۔ ربوہ کے ماحول میں جو خالصۃً احمدیت کا ماحول ہے۔ بچوں کو چاہئے کہ اپنے بڑوں کو بھی توجہ دلائیں اور خود بھی خاص توجہ کریں اور (بیوت الذکر) میں زیادہ سے زیادہ جائیں اور (بیوت الذکر) کو آباد کریں تا کہ احمدیت کی فتح کے نظارے جو دعاؤں کے طفیل ہمیں انشاء اللہ ملنے ہیں، وہ ہم جلدی دیکھیں۔''

(الفضل ربوہ 10 رجون 2003ء)

یوم حساب پہلا سوال نماز

حدیث میں آتا ہے کہ قیامت کے روز حساب کے وقت سب سے پہلا سوال یہ ہوگا کہ اس شخص کے نامۂ اعمال میں نمازوں کا کیا حال ہے۔ اگر نمازوں کی ادائیگی کا حساب درست نکلا تو باقی اعمال کا حساب ہوگا ورنہ وہ شخص پہلے مرحلہ پر ہی ناکام ہو جائے گا۔ شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

روزِ محشر کہ جاں گداز بود
اولیں پُرسش نماز بود

کہ قیامت کے دن جب تمام انسان خدا تعالیٰ کے حضور لرزاں و ترساں حاضر ہوں گے تو پہلا سوال نماز کے متعلق ہو گا۔ مندرجہ بالا تصریحات سے واضح ہو گیا کہ انسانی پیدائش کی غرض عبادت الٰہی ہے تا کہ وہ اپنے اعمال اور خواہشات کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تابع رکھے اور اپنے نفس کا محاسبہ اور اصلاح کرتا رہے اور عبادت کی اولیں اور بہترین صورت نماز کی باقاعدہ ادائیگی ہے جس سے انسان اپنے خالق اور مالک کی مناجات اور تسبیحات اور دعا و تضرعات اور درود شریف و استغفار میں مصروف و محظوظ و ملتجی رہتا ہے۔ اس طرح انسان کا دل اور دماغ توفیق اور معرفت حاصل کرتا ہے

اور بے شمار گناہوں اور کمزوریوں اور قباحتوں اور پریشانیوں سے محفوظ و مامون رہتا ہے۔

اعمال اور نفس کی پاکیزگی

ایک بات ہمارے ذہن میں ہر وقت مستحضر رہنی چاہئے کہ بندگی اور معرفت کا حق ادا کرنے کے لئے خود کو ہمیشہ اللہ کا ایک عاجز اور محتاج اور دل سے شکر گزار بندہ ہی یقین کرنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے عاجزی اور فروتنی اور بے نفسی پر بے حد زور دیا ہے اور ہمیں بار بار اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ مقبول اعمال اور عبادات کے لئے اخلاص اور بے ریائی اولیں شرط ہے۔ جبکہ خود پسندی ظاہر داری اور تکبر اور تصنع انسان کے اعمال کو اور عبودیت کو پامال کر دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ بعض اہم امور کے بارہ میں اپنی جماعت کو آسان اور دلچسپ مثالوں سے سمجھانے کے لئے بعض بزرگوں کی حکائتیں بھی بیان فرماتے تھے۔ چنانچہ حضورؑ نے اپنی کتب اور ملفوظات میں ''تذکرۃ اولیاء'' گلستان سعدی اور مثنوی مولانا روم'' سے بھی کئی سبق آموز اور دلپذیر باتیں بیان فرمائی ہیں۔

ایک ظاہر دار حاجی کا قصہ

حضرت مسیح موعود نے ایک مثال بیان فرمائی کہ ایک حاجی نے تین حج کئے تھے۔ اس نے ایک درویش صفت بزرگ کو دعوت پر بلایا۔ جب امیر کبیر حاجی کے ملازم نے دستر خوان پر پُر تکلف کھانا چن دیا تو میزبان حاجی نے اس بزرگ پر اپنی نیکی کا اثر بٹھانے کے لئے ملازم سے کہا کہ اس برتن میں تو کچھ ڈال کر لاؤ جو میں پہلے حج کے موقع پر خرید کر لایا تھا۔ ملازم وہ برتن لے آیا لیکن اس بزرگ نے کوئی تعریف نہ کی تو تھوڑی دیر بعد ظاہر پرست حاجی نے ملازم سے کہا کہ اس برتن میں بھی تو کچھ ڈال کر لاؤ جو میں دوسرے حج کے موقع پر خرید کر لایا تھا۔ ملازم نے اس کے حکم کی تعمیل کی لیکن اس مہمان بزرگ نے پھر بھی تعریف کی کوئی بات نہ کہی۔ تھوڑی دیر بعد وہ حاجی صاحب ملازم سے مخاطب ہو کر بولے کہ اب وہ برتن بھی لے آؤ جو میں تیسرے حج کے موقع پر لایا تھا۔ اس پر اس اللہ کے نیک بندے یعنی مہمان نے دنیا دار حاجی سے کہا کہ آپ نے اتنی مشقت اور خرچ اٹھا کر تین حج کئے لیکن تین متکبرانہ اور تصنع پر مبنی جملوں سے تینوں حجوں کا ثواب ضائع کر دیا۔

آیئے ایک اور دعوت کا نظارہ کرتے ہیں

آیئے اب ہم چشم تصور سے ایک اور دعوت کا نظارہ کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں جس کا اہتمام آج سے تقریباً چودہ سو سال قبل ایک غریب صحابی نے اپنے مہمان کے لئے کیا تھا اور یہ پاکیزہ واقعہ حضرت مصلح موعود نے اپنے خطابات میں کئی بار بیان فرمایا ہے جسے کچھ مختصر کر کے درج کیا جاتا ہے۔

بخاری شریف کی حدیث مبارکہ ہے کہ ایک غریب حال شخص حضرت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا۔ حضور نے صحابہ سے فرمایا کہ آج رات کون اس کو مہمان بنائے گا۔ انصار میں سے ایک شخص نے عرض کیا کہ میں یا رسول اللہ۔ پھر وہ انصاری اس شخص کو اپنے گھر لے گیا اور اپنی بیوی سے کہا کہ یہ حضرت رسول مقبول ﷺ کا مہمان ہے۔ اس کی بہت خاطر کرنی چاہئے اس کی بیوی نے کہا کہ گھر میں صرف بچوں کے لائق کھانا موجود ہے۔ اس شخص نے کہا کہ تم بچوں کو کسی طرح بلاؤ اور کھانا مانگیں تو کسی طرح اُن کو سلا دو۔ اور جب مہمان کھانا کھانے کیلئے کمرے میں آوے تو کسی بہانہ سے چراغ بجھا دیجیو اور اس طرح ظاہر کرنا کہ ہم بھی اس کے ساتھ بیٹھ کر کھا رہے ہیں پھر وہ سب کے سب کھانے پر بیٹھ

گئے اور مہمان نے تو کھانا کھایا مگر دونوں میاں بیوی خالی پیٹ سو گئے۔ صبح کو جب وہ انصاری رسول مقبول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ رات تم دونوں نے مہمان نوازی کا جو عمل کیا اسے دیکھ کر اللہ تعالیٰ عرش پر ہنسا۔''

متذکرہ دو دعوتوں پر غور کریں۔ پہلی پر تکلف اور خرچ کے لحاظ سے مہنگی دعوت جو ایک شیخی باز حاجی نے اپنے نفس کی برتری کے لئے کی۔ فقط تقویٰ کی بنیاد نہ ہونے کی وجہ سے بے اصل اور بے وقعت ہوگئی اور زمین کے فرش پر رہی رہ گئی۔ جبکہ غریب انصاریؓ کی چند درہم کی سادہ سی دعوت ایثار اور تقویٰ کی دولت سے مالا مال ہونے کی بنا پر اللہ تعالیٰ کے عرش پر اور انمول ٹھہری۔

ہر ایک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے

حضرت مسیح موعود نے ہمیں خالص اور مقبول نیکی اور عمل کا راز سمجھا دیا ہے کہ ہماری ہر سوچ اور ہر عمل اور ہر قدم تقویٰ کی بنیاد پر ہونا چاہئے یعنی وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اطاعت کے لئے ہو نہ کہ نفس پرستی اور دکھاوے اور سستی شہرت کے لئے۔

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

جو خاک میں ملے اُسے ملتا ہے آشنا

نفس کی رعونت اور انانیت کو مارنے کا ایک نہایت ہی بنیادی اور کارگر نسخہ حضرت مسیح موعودؑ نے ہمیں بتایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

جو خاک میں ملے اُسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

''تذکرۃ الاولیاء'' از حضرت شیخ فریدالدین عطار میں حضرت بایزید بسطامیؒ کے حالات میں تحریر ہے کہ:

''آپ فرمایا کرتے تھے کہ مجھ سے بذریعہ الہام اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عبادت و خدمت تو بہت ہے لیکن اگر تو ہماری ملاقات کا متمنی ہے تو ہماری بارگاہ میں وہ شے شفاعت کے لئے بھیج جو ہمارے خزانے میں نہ ہو۔ آپ نے سوال کیا کہ وہ کون سی شے ہے۔ فرمایا گیا کہ عجز و انکساری اور ذلت و غم حاصل کر۔ ان کو حاصل کرنے والے ہمارا قرب حاصل کر لیتے ہیں''

(تذکرۃ الاولیاء باب 14 ناشر ملک اینڈ کمپنی لاہور، صفحہ 92)

اچھا کھانا اور پہننا تزکیہ نفس کے خلاف نہیں

ہماری جماعت کی یہ بھی تعلیم ہے کہ نیک اعمال کے لئے سب سے مقدم تقویٰ اور تزکیہ نفس ہے۔ لیکن جائز نعمتوں کا استعمال کرنا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا دین حق کی تعلیم کے عین مطابق ہے۔ پہلے بزرگوں میں سے بھی کئی اہل اللہ عمدہ لباس وغیرہ استعمال کرتے تھے۔ تذکرۃ الاولیاء کا پہلا باب حضرت امام جعفر صادقؒ کے حالات اور اقوال پر مشتمل ہے لکھا ہے:

''ایک دفعہ آپ کو بیش بہا قیمتی لباس میں دیکھ کر کسی نے اعتراض کیا کہ ایسا قیمتی لباس اہل بیت کے لئے مناسب نہیں تو آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر جب اپنی آستین پر پھیرا تو اس کو آپ کا لباس ٹاٹ سے بھی زیادہ کھردرا محسوس ہوا۔ اس وقت آپ نے فرمایا" **ھذا للخلق و ھذا للحق** "یعنی مخلوق کی نگاہوں میں تو یہ عمدہ لباس ہے لیکن حق کے لئے یہی کھردرا ہے۔" (تذکرۃ الاولیاء صفحہ 3)

حضرت امام صادق کے جواب کا مقصد یہ تھا کہ ظاہری طور پر قیمتی لباس کے باوجود اللہ تعالیٰ سے میرے دل کی کیفیت

اور عاجزی وفروتنی کی حقیقت پوشیدہ نہیں۔

نفس کی سرکشی مسلسل محاسبہ ضروری ہے

نفس امارہ کی سرکش خصلت طبعی طور پر انسان میں موجود ہے۔حدیث شریف میں آیا ہے کہ شیطان انسان کے خون میں دوڑ رہا ہے۔اس لئے اللہ کی مدد چاہتے ہوئے پورے استقلال اور مسلسل کوشش سے اس پر قابو پانا ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود نے ہمیں اصلاح نفس کے لئے یہ نسخہ تعلیم فرمایا ہے۔

''چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔''

مثنوی رومی کی بے حد سبق آموز حکایات میں سے ایک قابل غور حکایت مختصراً پیش ہے۔مولانا روم فرماتے ہیں:

ایک دفعہ برف باری کے دنوں میں ایک سپیرا کسی خاص سانپ کی تلاش میں ایک اونچے پہاڑ پر پہنچا تو اسے برف میں پڑا ایک بہت بڑا مردہ اژدھا دکھائی دیا۔اس نے سوچا کہ اگر وہ کسی طرح اس اژدھے کو کھینچ کر شہر میں لے جائے تو لوگ حیران بھی ہوں گے اور خوش بھی اور اُسے انعام دیں گے۔چنانچہ اس اژدھا کو رسوں میں باندھ کر شہر میں لے آیا اور شہر میں منادی کر دی جس پر لوگ دوڑے دوڑے آئے اور ایک اژدھام اکٹھا ہو گیا۔لوگ اس اژدھے کو دیکھ دیکھ کر اپنے اپنے شوروغل اور رونق میں مصروف تھے کہ دن میں سورج کی تمازت پیدا ہونے کی وجہ سے وہ ٹھٹھرا ہوا مردہ نما سانپ اچانک بیدار اور متحرک ہونے لگا اور اس زور سے پھنکارنے لگا کہ لوگوں کے مارے خوف کے ہوش اڑ گئے اور وہ ایک دوسرے پر گرتے پڑتے ادھر ادھر بھاگ نکلے۔

اس حکایت سے مولانا روم یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ انسان کا نفس بھی اژدھا کی مانند ہے۔اسے بالکل مردہ نہ سمجھنا چاہئے کیونکہ وہ موقع پا کر پھر اپنی سرکشیوں اور بے اعتدالیوں پر اُتر آتا ہے۔اس لئے انسان کو ہمیشہ نفس امارہ کی طرف سے خبردار رہنا چاہئے اور دعا اور نیک اعمال اور باقاعدہ محاسبہ سے اُسے زیر رکھنا چاہئے۔ذوق دہلوی نے کیا خوب کہا ہے:

بڑے موذی کو مارا نفس امارہ کو گر مارا

ایمان کی اصل منزل نفس مطمئنہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نفس مطمئنہ کے بارہ میں فرماتے ہیں:

''پھر ایک تیسرا چشمہ ہے جس کو روحانی حالتوں کا مبدء کہنا چاہئے۔اس سرچشمہ کا نام قرآن شریف نے نفس مطمئنہ رکھا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً . فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ . وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ

یعنی اے نفس آرام یافتہ جو خدا سے آرام پا گیا اپنے خدا کی طرف واپس چلا آ۔تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی۔پس میرے بندوں میں مل جا اور میرے بہشت کے اندر آ جا۔یہ وہ مرتبہ ہے جس میں نفس تمام کمزوریوں سے نجات پا کر روحانی قوتوں سے بھر جاتا ہے اور خدا تعالیٰ سے ایسا پیوند کر لیتا ہے کہ بغیر اس کے جی نہیں سکتا......پس وہ اسی زندگی میں نہ موت کے بعد ایک عظیم الشان تبدیلی پیدا کرتا ہے اور اسی دنیا میں نہ دوسری جگہ ایک بہشت اس کو ملتا ہے''

(''اسلامی اصول کی فلاسفی''، روحانی خزائن جلد دہم صفحہ 4-5)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری

(مکرم حمید احمد ظفر صاحب، لاہور)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی پر معارف تصنیف لطیف "مسیح ہندوستان میں" بعض دیگر کتب اور ملفوظات میں متعدد مقامات پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے بارہ میں کئی رازوں سے پردہ اٹھایا ہے اور آپ کے حواریوں کے بارہ میں بھی تحقیق بیان فرمائی ہے۔ جس پر آج کی دنیا میں مزید تحقیقات شائع ہو چکی ہیں۔ جو آپ کی تحقیق کے سچا ثابت ہونے کا مونہہ بولتا ثبوت ہیں۔

عیسیٰ علیہ السلام کے حواری کون تھے؟ ان حواریوں کا ذکر قرآن مجید کی ذیل کی آیات میں پایا جاتا ہے فرمایا:

1۔ پس جب عیسیٰ نے ان میں انکار (کا رجحان) محسوس کیا تو اس نے کہا کون اللہ کی طرف (بلانے میں) میرے انصار ہوں گے حواریوں نے کہا ہم اللہ کے انصار ہیں ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور تم گواہ بن جاؤ کہ ہم فرمانبردار ہیں۔ (آل عمران آیت 53)

2۔ جب تو ان کے پاس روشن نشانات لے کر آیا تو ان میں جنہوں نے کفر کیا اور کہا یقیناً یہ ایک کھلے کھلے جادو کے سوا کچھ نہیں اور جب میں نے حواریوں کی طرف وحی کی کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لے لاؤ تو انہوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے پس گواہ رہ کہ ہم فرمانبردار ہو چکے ہیں۔ جب حواریوں نے کہا اے عیسیٰ ابن مریم کیا تیرے رب کے لئے ممکن ہے کہ ہم پر آسمان سے (نعمتوں کا) دسترخوان اُتارے؟ اس نے کہا کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اگر تم مومن ہو انہوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہم اس میں سے کھائیں اور ہمارے دل اطمینان پا جائیں اور ہم جان لیں کہ تو نے ہم سے سچ کہا اور اس پر ہم گواہ بن جائیں عیسیٰ ابن مریم نے کہا اے اللہ ہمارے رب ہمارے لئے آسمان سے (نعمتوں کا) دسترخوان اتار جو ہمارے اولین اور ہمارے آخرین کے لئے عید بن جائے اور تیری طرف سے ایک عظیم الشان نشان کے طور پر ہو اور ہمیں رزق عطا کر اور تو رزق دینے والوں میں سے سب سے بہتر ہے۔ اللہ نے کہا میں وہ تم پر ضرور اتاروں گا پس جو کوئی اس کے بعد تم میں سے ناشکری کرے تو میں ضرور ایسا عذاب دوں گا جو تمام جہانوں میں کسی اور کو نہیں دوں گا۔

(سورۃ المائدہ 111 تا 116)

اسی طرح سورہ صف کی آیت نمبر 15 میں بھی مسیح ناصری کے حواریوں کا تذکرہ موجود ہے۔ ان آیات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب عوام الناس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کیا تو اُنہوں نے بے اختیار پکارا کہ کون میری مدد کو آئے گا تو حواریوں نے جواب دیا: نحن انصار اللہ ہم اللہ کے انصار ہیں۔ حواریوں کا یہ ایمان کسی معجزہ وغیرہ کو دیکھ کر نہیں تھا بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے براہ راست وحی اور ہدایت کی وجہ سے تھا اور یہ سلوک اللہ تعالیٰ کا ہمیشہ اپنے بندوں سے ہوتا ہے۔ ہم آج بھی دیکھتے ہیں کہ اس زمانہ کے مامور من اللہ مسیح موعودؑ پر بھی بہت سے نیک لوگ

خوابوں اور رؤیا وکشوف کی وجہ سے ایمان لائے اور یہ سلسلہ اب تک دنیا کے کونے کونے میں جاری وساری ہے۔

اب ہم عہدنامہ جدید یا انجیل سے کچھ حوالے ان ایماندار لوگوں سے متعلق درج کرتے ہیں۔

1۔اور ایمان داروں کی جماعت ایک دل اور ایک جان تھی اور کسی نے بھی اپنے مال کو اپنا نہیں کہا بلکہ ان کی سب چیزیں مشترک تھیں اور رسول بڑی قدرت سے خداوند یسوع کے جی اُٹھنے کی گواہی دیتے رہے اور ان سب پر بڑا فضل تھا کیونکہ ان میں کوئی محتاج نہ تھا اس لئے جو لوگ زمینوں اور گھروں کے مالک تھے ان کو بیچ بیچ کر بکی ہوئی چیزوں کی قیمت لاتے اور رسولوں کے پاؤں میں رکھ دیتے اور ہر ایک کو اسکی ضرورت کے مطابق بانٹ دیا جاتا تھا۔

(اعمال باب 4 آیت 32 تا 35)

2۔اور جو ایمان لائے تھے وہ سب ایک جگہ رہتے تھے اور اپنا مال و اسباب بیچ کر ہر ایک کی ضرورت کے موافق بانٹ دیا کرتے تھے اور ہر روز ایک ہیکل میں جمع ہوا کرتے تھے اور گھروں میں روٹی توڑ کر خوشی اور سادہ دلی سے کھایا کرتے تھے اور خدا کی حمد کرتے تھے۔

(اعمال باب 4 آیت 44 تا 47)

اب دیکھئے قرآن مجید میں مائدہ یعنی دسترخوان کا ذکر ہے جو اکٹھے کھانے کی طرف اشارہ کرتا ہے اور یہ لوگ بھی اپنا مال اسباب اکٹھا رکھتے تھے اور ضرورت کے موافق بانٹ لیا کرتے تھے۔ جب حواریوں نے آسمانی مائدہ کی درخواست کی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دُعا کی تو وہ دُعا صرف ان حواریوں کے لئے ہی نہ تھی بلکہ دور آخرین کے حواریوں کے لئے بھی تھی۔ ہمارے سامنے اللہ تعالیٰ کا سلوک اولین حواریوں کے ساتھ تو صاف نظر آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب تک اس عہد کو نبھایا اور عیسائی قوموں کو دنیاوی نعمتوں سے وافر حصہ دیا۔ اسی سلوک کو سامنے رکھتے ہوئے اب دور آخرین کے حواریوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا سلوک دیکھیں تو وہ بھی اس سلوک سے کم نہیں اور ان کو ناشکری کے گناہ سے بچنا چاہئے تا کہ یہ نعمت دیر تک قائم رہے اور حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی نصیحت کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو پر عمل کرنا چاہیے۔

آسمانی مائدہ کی لذت اس تقویٰ کے اختیار کرنے سے کئی گنا ہو جاتی ہے اور آخرین مومنوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے روحانی مائدہ سے بھی بڑا حصہ عطا کیا ہے اور یہ ان کے اطمینان قلب اور ہر وقت اللہ تعالیٰ کی طرف جھکاؤ اور دعاؤں سے ظاہر ہے۔

حواریوں کی قیام گاہ

اب ہم تاریخی طور پر ان حواریوں کے جائے قیام اور ان کے لباس اور انکے مشاغل کے بارے میں تحریر کرتے ہیں۔ تین مشہور یہودی مورخین جوزفیس (Jose phus) پلینی (Pliny) اور فیلو (Philo) نے لکھا ہے کہ یہ تارک دنیا لوگ جو اسینیس (Essenes) یا پاکبازوں کے نام سے جانے جاتے تھے اور بحر مردار کے قرب و جوار میں رہتے تھے اس فرقہ کے لوگ سنجیدہ مزاج اور کم گو ہوتے تھے جو پانی سے غسل کرتے اور سفید لباس پہنتے تھے اور آپس میں مل جل کر رہتے تھے۔ کھیتی باڑی، کپڑا بننا، لوہار یا بڑھئی کا کام اور دیگر دستکاری ان کے مشاغل تھے۔ وہ اپنی کمائی اور دولت کو ایک جگہ جمع کرتے تھے جو سب کے کام آتی تھی یہ لوگ بعض حالات میں شادی بھی کر لیتے مگر مجرد زندگی کو ترجیح دیتے تھے۔ ان کے مذہبی رسومات میں ایک تقریب طعام بھی شامل تھی جس میں انکا افسر اعلیٰ نان کے ذریعہ برکت کی رسم ادا کرتا تھا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام واقعہ صلیب کے بعد لوگوں کو خوش آمدید کہتے تو ”تم پر سلامتی ہو“ کہتے تھے اور اسینیس

فرقہ کے لوگ بھی تم پر سلامتی ہو کے الفاظ استعمال کرتے تھے بلکہ وہ اس طریق سے پہچانے جاتے تھے۔

یروشلم اور قرب و جوار میں رہنے والے مسیح ناصری کے ماننے والوں کا تعلق اس گروہ سے بہت کم تھا کیونکہ اکثر انکو پہچانتے نہ تھے۔ کیونکہ ان کی بستی یروشلم سے کچھ فاصلہ مشرق کیطرف تھی اور راستہ دشوار گزار تھا۔ انجیل میں چند جگہوں پر سفید براق لباس پہننے والے مردوں کا جہاں ذکر آیا ہے وہاں یہی حواری مراد ہو سکتے ہیں ان جگہوں کے حوالے مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ اور دیکھو ایک بڑا بھونچال آیا کیونکہ خداوند کا فرشتہ آسمان سے اترا اور پاس آکر پتھر کو لڑھکایا اور اس پر بیٹھ گیا اس کی صورت بجلی کی مانند تھی اور اس کی پوشاک برف کی مانند سفید تھی۔ (متی 28/2-4)

اور قبر کے اندر جا کر انہوں نے ایک جوان کو سفید جامہ پہنے ہوئے داہنی طرف بیٹھے ہوئے دیکھا۔ (مرقس 16/5)

2۔ اور جب روتے روتے قبر کی طرف جھک کر اندر کی طرف نظر کی تو دو فرشتوں کو سفید پوشاک پہنے ہوئے ایک کو سرہانے اور دوسرے کو پینتی پر بیٹھے دیکھا۔ (یوحنا 20/12)

معلوم ہوتا ہے کہ سفید لباس پہنے ہوئے اشخاص کو غلطی سے فرشتہ سمجھ لیا گیا۔

3۔ اور ایسا ہو کہ جب وہ اس بات سے حیران تھیں تو دیکھو دو شخص براق پوشاک پہنے انکے پاس آ کھڑے ہوئے (لوقا 24/3-4-5)

لفظ حواری کے عربی میں درج ذیل معنی بنتے ہیں:

دھوبی، پاکیزہ، خالص اور مصفّٰی کردار والا شخص، رسول کا ایک چنیدہ دوست اور مددگار۔

سفید پاکیزہ، خالص اور مصفّٰی ہر لحاظ سے سفید رنگ کے جس پر کوئی دھبہ نہ ہو کے ہم معنی بن جاتے ہیں اور چونکہ یہ حواریوں کا گروہ دل سے پاکیزہ خالص اور مصفّٰی اور ظاہر میں بھی سفید اور براق لباس استعمال کرتے تھے اس لئے حواری کہلائے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بہت دفعہ ان کے علاقے میں گئے ہوں گے کیونکہ بعض اوقات وہ کچھ دنوں کے لئے غائب ہو جاتے تھے یہ علاقہ بیت المقدس کے قریب ہی مشرق کی طرف ہے اور اس کا ایک راستہ زیتون کے پہاڑ سے بھی جاتا ہے۔

چنانچہ مؤرخ ایڈرشیم (Edersheim) اپنی کتاب (Life and Time of Jesus) میں ایک سفید مکان کا ذکر کرتے ہوئے جو کہ اسی پہاڑی پر واقع تھا جو فرقہ ایسینیس کی ملکیت تھی، لکھتا ہے:

''بالآخر مسیح پہاڑی پر بادلوں میں گھر کر نظر سے غائب ہو گیا اور پھر اسی مکان میں جا داخل ہوا جو فرقہ ایسینیس کی ملکیت تھا''

اسی سلسلے میں انجیل کی ایک اور شہادت پیش ہے جو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آخری بار یروشلم سے جانے کی ہے۔ اعمال باب 1 آیات 9,10,11,12 میں لکھا ہے:

''یہ کہہ کر وہ ان کی طرف دیکھتے دیکھتے اوپر اُٹھا لیا گیا اور بدلی نے اس کو نظروں سے چھپا لیا اور اسکے جاتے وقت جب وہ آسمان کی طرف غور سے دیکھ رہے تھے تو دیکھو دو مرد سفید پوشاک پہنے ان کے پاس آ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے اے گلیلی مردتم کیوں کھڑے آسمان کی طرف دیکھ رہے ہو؟ یہی یسوع جو تمہارے پاس سے آسمان پر اُٹھایا گیا اسی طرح پھر آئے گا جس طرح تم نے اُسے آسمان پر جاتے دیکھا ہے اب وہ اس پہاڑ سے جو زیتون کا پہاڑ کہلاتا ہے اور یروشلم کے نزدیک سبت کی منزل کے فاصلے پر ہے یروشلم کو پھرے''۔

یہاں جو الفاظ ''بدلی نے اسکو نظروں سے چھپا لیا''

خاص طور پر توجہ کے مستحق ہیں ۔ جب پہاڑوں پر بادل چھائے ہوئے ہوں تو بہت سی بدلیاں نیچے سے دیکھنے والوں کو اوپر چڑھنے والوں کو نظر سے اوجھل کر دیتی ہیں ۔ یہ نظارہ آپ اکثر پہاڑوں پر دیکھ سکتے ہیں ۔ پس مسیح کا بادلوں میں چھپ جانے سے یہ مراد نہیں لی جا سکتی کہ وہ آسمان پر چلے گئے ہیں اور ان کے حواریوں کے پاس کچھ عرصہ رہ کر آگے اپنے سفر پر روانہ ہو گئے ہوں ۔

حضرت مسیح ناصری کی زندگی کا بہت سا حصہ عام لوگوں کو معلوم نہیں ۔ انجیل میں آپ کا ذکر پیدائش کے بعد قریباً تیس سال بعد شروع ہوتا ہے ۔ یہ ممکن ہے کہ بچپن اور جوانی کا وقت انہوں نے بحر مردار کے قریب انہی حواریوں کے ساتھ گزارا ہو ۔ حضرت مریم علیہا السلام کا مشرق کی طرف چلے جانے کا ذکر بھی قرآن مجید میں محفوظ ہے ۔ چنانچہ فرمایا:

"اور اس کتاب میں مریم کا ذکر کر جب وہ اپنے گھر والوں سے جدا ہو کر جانب مشرق ایک جگہ چلی گئی ۔"

(سورۃ مریم آیت 17)

یہ اس وقت کی بات ہے جب اللہ تعالیٰ نے فرشتہ بھیج کر ایک پاک خولڑکے کی خوشخبری دی اور اس کچھ عرصہ بعد حضرت مریم کو حمل ہوا تو "وہ اسے لئے ایک دور کی جگہ کی طرف ہٹ گئی"۔ (سورۃ مریم آیت 23)

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ یروشلم سے مشرق کی طرف رہنے والے لوگوں سے حضرت مریم کا پرانا واسطہ تھا اور اسی بنا پر حضرت عیسیٰ نے بھی زندگی کا ابتدائی حصہ ایسینیس فرقہ کے پاکباز لوگوں کے ساتھ گزارا ہو ۔ ان کے روٹی دینے کا طریقہ اور "تم پر سلامتی ہو" الفاظ کہنا بھی ان ہی لوگوں سے مماثلت رکھتا ہے ۔

اسی طرح ایسینی فرقہ کے لوگ شادی نہیں کرتے تھے اور حضرت عیسیٰؑ نے بھی شادی نہیں کی ۔

اعمال باب 1 آیات 9.10.11.12 جو اوپر بیان کی گئی ہیں ان میں سفید پوشاک پہنے لوگوں نے دیگر لوگوں کو گلیلی مردو کہہ کر پکارا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے سفید پوشاک والے لوگ اسی علاقہ کے نہ تھے ۔

واقعہ صلیب کے بعد یروشلم کے مسیح ناصری کے ساتھی تتر بتر ہو گئے اور اکثر جگہ سفید پوشاک والے حواریوں نے ہی ان کا ساتھ دیا جیسا کے اوپر کے حوالوں سے ظاہر ہے ۔

(بقیہ از صفحہ 27) پوری دنیا میں اس بیماری کی وجہ سے مختلف قسم کے شکوک وشبہات میں مبتلا ہے ۔ اس بیماری میں بچنے کے امکانات صرف پچاس فیصد ہیں ۔ اقوام متحدہ اور عالمی ادارہ صحت اس بیماری سے لڑنے کے عطیات کی اپیل کر رہے ہیں اور دیگر ممالک کو بھی متنبہ کر رہے ہیں کہ ایبولا سے متاثرہ ممالک کا سفر کرنے سے گریز کیا جائے ۔ تا ہم اس کے ساتھ اس کے علاج کے سلسلہ میں بھی سنجیدگی سے عملی اقدام اٹھانے کی ضرورت ہے اور دنیا میں رائج تمام طبی طریقہ ہائے علاج میں ایبولا وائرس کا توڑ ڈھونڈنے کی کوششیں کرنی چاہئے جیسے طب یونانی، ہومیو پیتھی، آکوپنکچر، ہربل طریقہ علاج، تا جہاں شفا ملے اسے ساری دنیا میں رائج کیا جا سکے ۔ عالمی ادارہ صحت کو تمام طریقہ ہائے علاج کو اس مہلک وائرس کے خلاف جہاد کرنے کیلئے سپورٹ کرنی چاہئے تا دنیا اس مہلک وائرس سے چھٹکارا پالے ۔

(انٹرنیٹ واخبارات ورسائل سے ماخوذ)

رپورٹ سالانہ علمی ریلی 2014ء مجلس انصاراللہ پاکستان

(قیادت عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان)

اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے مجلس انصار اللہ پاکستان کو اپنی گیارہویں سالانہ علمی ریلی 24، 25/ اکتوبر 2014ء کو منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس پروگرام میں شمولیت کے لئے 23/ اکتوبر کو نمائندگان پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ 24/ اکتوبر کو صبح ساڑھے آٹھ بجے اس سلسلہ میں افتتاحی تقریب ایوان ناصر میں منعقد کی گئی۔ تلاوت، عہد اور منظوم کلام کے بعد حسب روایت صدر مجلس انصاراللہ پاکستان مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا اور دعا کروائی۔ اس سے قبل مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب منتظم اعلیٰ نے رپورٹ پیش کی۔ صدر مجلس نے حصول علم کی ضرورت واہمیت بیان کرتے ہوئے مختصراً قرآن وحدیث، مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ وخلفاءِ سلسلہ کے علاوہ خطبات امام کے سننے اور سنانے کی طرف توجہ دلائی تا ہر ناصر کے علم کا معیار ایسا ہو کہ مخالفین کے اعتراضات کا تسلی بخش جواب دے سکے اور اولاد کی تربیت کی ذمہ داری احسن طریق سے ادا کر سکے۔ اسی طرح شاملین کو حضور انور کا پیغام **احتیاط، دعا، ذاتی نمونہ، حسنِ خلق اور نرمی** کے بارہ میں پہنچایا۔

امسال محدود تعداد میں انصار کو شرکت کی دعوت دی گئی تھی اور 9 مقابلہ جات منعقد ہوئے، مقابلہ تلاوت، حفظ قرآن، تحریری پرچہ ترجمۃ القرآن، پرچہ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود، نظم خوانی، دینی معلومات، فی البدیہہ تقریر، بیت بازی اور تقریر معیار خاص۔ تمام مقابلہ جات میں ہر ضلع سے منتخب انصار نے شرکت کی۔ البتہ مقابلہ دینی معلومات اور بیت بازی میں ہر ضلع سے 2،2 انصار کی ٹیموں نے حصہ لیا اور مقابلہ تقریر معیار خاص میں ہر علاقہ سے ایک ایک نمائندہ نے شرکت کی جنہوں نے سیرۃ النبیؐ کے مقررہ عناوین پر تقاریر کیں۔ مقابلوں کا معیار بہت اچھا رہا۔ مثلاً تحریری پرچہ ترجمۃ القرآن میں اول آنے والے مکرم ناصر احمد ڈوگر صاحب نے 99/100 نمبر حاصل کئے۔ نیز مقابلہ مطالعہ کتب مسیح موعود میں مکرم جمیل احمد بٹ صاحب نے 96/100 نمبر حاصل کر کے اول پوزیشن حاصل کی۔

مکرم صدر صاحب مجلس کے افتتاحی خطاب کے بعد علمی مقابلہ جات کا باقاعدہ آغاز ہو گیا۔

نتائج علمی ریلی 2014ء

مقابلہ تلاوت۔ تعداد شاملین 36

جوہر آباد۔ خوشاب۔ مکرم محمد اقبال صاحب مجوکہ۔ اول

کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ، مکرم سلطان محمد صاحب۔ دوم

مظفر گڑھ شہر۔ مکرم حفیظ احمد خالد صاحب۔ سوم

عزیز آباد۔ کراچی، مکرم رانا ناصر محمود صاحب۔ حوصلہ افزائی

دارالذکر۔ لاہور، مکرم شیخ نعیم احمد صاحب۔ حوصلہ افزائی

مقابلہ حفظ قرآن۔ تعداد شاملین 14

چپ بورڈ۔ جہلم۔ مکرم مقبر احمد طاہر صاحب۔ اول
صدر شرقی طاہر۔ ربوہ ۔ مکرم عبد القیوم صاحب۔ دوم
مجلس شرقی۔ اسلام آباد۔ مکرم مبارک احمد بھٹی صاحب۔ سوم
گلستان جوہر جنوبی، کراچی، مکرم محمد شاہد قریشی صاحب، حوصلہ افزائی

پرچہ ترجمۃ القرآن۔ تعداد شاملین 84

ناصر آباد شرقی۔ ربوہ۔ مکرم ناصر احمد ڈوگر صاحب۔ 99 اول
میر پور خاص۔ مکرم رفیق احمد جچہ صاحب 98۔ دوم
ماڈل کالونی۔ کراچی۔ مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب 95 سوم
دار الرحمت غربی۔ ربوہ، مکرم ڈاکٹر حنیف احمد قمر صاحب، 94 حوصلہ افزائی

مقابلہ دینی معلومات۔ تعداد شاملین ٹیم 10

ربوہ، مکرم عبد المجیب شاہد صاحب۔ مکرم اوصاف احمد صاحب۔ اول
سیالکوٹ۔ مکرم چوہدری محمد انور صاحب، مکرم ملک مبارک احمد صاحب۔ دوم
کراچی۔ مکرم محمد شاہد قریشی صاحب، مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب۔ سوم
لاہور، مکرم شیخ محمد ارشاد صاحب، مکرم عبد العزیز منگلا صاحب حوصلہ افزائی

مقابلہ پرچہ مطالعہ کتب۔ تعداد شاملین 77

کلفٹن۔ کراچی۔ مکرم جمیل احمد بٹ صاحب۔ 96 اول
گلستان جوہر جنوبی۔ کراچی، مکرم محمد شاہد قریشی صاحب، 92 دوم
ناصر آباد شرقی۔ ربوہ۔ مکرم ناصر احمد ڈوگر صاحب۔ 86 سوم
ماڈل کالونی، کراچی، مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب، 85 حوصلہ افزائی

مقابلہ نظم۔ تعداد شاملین 47

شاہدرہ ٹاؤن۔ لاہور، مکرم اعجاز احمد راسخ صاحب۔ اول
ربوہ، مکرم محمد کلیم احمد خان صاحب۔ دوم
ربوہ، مکرم ناصر احمد ہاشمی صاحب۔ سوم
میر پور آزاد کشمیر۔ مکرم بدر حسین صاحب۔ حوصلہ افزائی
جل بھٹیاں۔ چنیوٹ۔ مکرم غلام محمد صاحب۔ حوصلہ افزائی

مقابلہ تقریر فی البدیہ۔ تعداد شاملین 27

لاہور۔ مکرم ڈاکٹر احسان اللہ صاحب۔ اول
کراچی۔ مکرم جمیل احمد بٹ صاحب۔ دوم
لاہور۔ مکرم وسیم احمد محمود بٹ صاحب۔ سوم
ربوہ۔ مکرم یونس احمد خادم صاحب۔ حوصلہ افزائی

مقابلہ بیت بازی۔ تعداد شاملین ٹیم 8

لاہور۔ مکرم وقار احمد صاحب، مکرم حافظ بشارت احمد صاحب۔ اول
ربوہ۔ مکرم فہیم احمد صاحب، مکرم صلاح الدین صاحب۔ دوم
اسلام آباد۔ مبارک احمد بھٹی صاحب، محمد اشرف عامر صاحب۔ سوم
کراچی۔ محمد شاہد قریشی صاحب، حنیف احمد علیم صاحب۔ حوصلہ افزائی

مقابلہ تقریر معیار خاص۔ تعداد شاملین 09

علاقہ کراچی۔ مکرم جمیل احمد بٹ صاحب۔ اول
علاقہ لاہور۔ مکرم وسیم احمد محمود بٹ صاحب۔ دوم
علاقہ ڈی جی خان۔ مکرم حفیظ احمد خالد صاحب۔ سوم
علاقہ گوجرانوالہ۔ مکرم مبارک احمد صاحب۔ حوصلہ افزائی
بہترین ناصر۔ مکرم جمیل احمد بٹ صاحب۔ کراچی
بہترین ضلع۔ ربوہ

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان کیلئے بہت مبارک فرمائے۔ آمین

پہلے روز نماز مغرب وعشاء کے بعد تمام حاضرین نے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ براہِ راست ملاحظہ کیا۔ پروگرام ریلی کی تمام کارروائی کلوز سرکٹ ٹی وی کے ذریعہ زیریں ہال ایوانِ ناصر میں بھی دکھائی گئی۔ عشائیہ کے بعد مکرم پروفیسر عبد الکریم خالد صاحب کی زیر صدارت مشاعرہ کا اہتمام کیا گیا۔ اسٹیج تیاری کے فرائض مکرم لئیق احمد عابد نے ادا کئے۔ مشاعرہ میں لاہور، فیصل آباد، اسلام آباد اور ربوہ سے شعراء کرام نے شرکت کی جن میں مکرم ضیاء اللہ مبشر،

علمی ریلی 2014ء کی چند جھلکیاں

مہمان خصوصی اختتامی خطاب کرتے ہوئے

شرکاء اختتامی تقریب

مکرم محمد اقبال مجوکہ، خوشاب، اول تلاوت

مکرم قمر احمد طاہر، جہلم، اول حفظ قرآن

مکرم ناصر احمد ڈوگر، ربوہ، اول ترجمۃ القرآن

پرچہ ترجمۃ القرآن، مطالعہ کتب

مکرم حافظ بشارت احمد، لاہور، اول بیت بازی

اول مقابلہ دینی معلومات

علمی ریلی 2014ء کی چند جھلکیاں

مکرم ڈاکٹر احسان اللہ، لاہور، اول فی البدیہ تقریر

مکرم جمیل احمد بٹ، کراچی۔اوّل تقریر معیار خاص + بہترین ناصر

منصفین بر موقع علمی ریلی 2014ء

شرکاء تقریب

منصفین بر موقع علمی ریلی 2014ء

مکرم محمد مقصود احمد منیب، مکرم عبدالسلام اسلام، مکرم آفتاب احمد اختر، مکرم ڈاکٹر محمد عامر خان، مکرم مجید احمد قریشی، مکرم فرید احمد ناصر اور مکرم طاہر عارف نے اپنا اپنا کلام پیش کیا نیز مکرم سید قمر سلیمان احمد، مکرمہ صاحبزادی امۃ القدوس اور مکرم محمد شفیع اشرف مرحوم کا کلام بھی پڑھ کر سنایا گیا۔ اس موقع پر خواتین کے لئے سرائے ناصر نمبر 1 میں مشاعرہ سننے کا انتظام کیا گیا۔

25/اکتوبر 2014ء کو دن 12:30 بجے اس پروگرام کی اختتامی تقریب ایوان ناصر میں منعقد ہوئی۔ اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تھے۔ اعزاز پانے والوں کے انعامات میں شیلڈز، سندات امتیاز اور سلسلہ احمدیہ کی قیمتی کتب شامل تھیں۔ آپ نے مختصر خطاب کے بعد دعا کرائی۔ جس کے بعد سب حاضرین اور مدعوین کو ظہرانہ پیش کیا گیا۔

امسال 44 اضلاع کی 136 مجالس سے 185 انصار نے شرکت کی توفیق پائی۔ پہلے روز نماز مغرب وعشاء کے بعد تمام حاضرین نے بڑی اسکرین پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ براہ راست ملاحظہ کیا۔ پروگرام ریلی کی تمام کارروائی کلوز سرکٹ ٹی وی کے ذریعہ زیریں ہال ایوان ناصر میں بھی دکھائی گئی۔ ہر دو روز صبح نماز تہجد کی باجماعت ادائیگی سے پروگرام کا آغاز ہوتا رہا۔ بعد نماز فجر درس قرآن کریم کا اہتمام بھی کیا گیا۔ نمازوں کا انتظام ایوان محمود اور سرائے مسرور میں کیا گیا۔ مہمانوں کی رہائش دفتر انصار اللہ کے گیسٹ ہاؤس، گیسٹ ہاؤس وقف جدید، و خدام الاحمدیہ اور سرائے مسرور میں تھی۔ جبکہ کھانا کھانے کا انتظام دفتر انصار اللہ پاکستان کے سبزہ زار میں کیا گیا۔

ہر دو روز صبح نماز تہجد کی باجماعت ادائیگی سے پروگرام کا آغاز ہوتا رہا۔ بعد نماز فجر درس قرآن کریم کا اہتمام کیا گیا۔ نمازوں کا انتظام ایوان محمود اور سرائے مسرور میں کیا گیا۔ مہمانوں کی رہائش انصاراللہ کے گیسٹ ہاؤسز اور سرائے مسرور میں تھی۔ جب کہ کھانا کھانے کا انتظام احاطہ انصاراللہ پاکستان کے سبزہ زار میں کیا گیا۔

الحمدللہ کہ اس موقع پر ریلی کے دوران درج ذیل انتظامیہ نے اپنے نائبین اور معاونین کے ساتھ خدمت کی توفیق پائی اور بھرپور ذمہ داریاں ادا کرتے ہوئے مہمانوں کی ضروریات کا خیال رکھا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

مکرم سید قمر سلیمان صاحب۔ منتظم اعلیٰ
مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب۔ منتظم رابطہ، روشنی و ٹرانسپورٹ
مکرم مرزا فضل احمد صاحب۔ منتظم رہائش
مکرم محمد محمود طاہر صاحب۔ منتظم علمی مقابلہ جات
مکرم عبدالسمیع خان صاحب۔ منتظم انعامات و اشاعت
مکرم لطیف احمد جھمٹ صاحب۔ منتظم صفائی و آب رسانی
مکرم حنیف احمد محمود صاحب۔ منتظم تربیت
مکرم سید قاسم احمد شاہ صاحب۔ منتظم طعام
مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب۔ منتظم نظم و ضبط
مکرم محمد اسلم شاد منگلا صاحب۔ منتظم استقبال والوداع
مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب۔ منتظم طبی امداد
مکرم سید طاہر احمد صاحب۔ منتظم سمعی و بصری فوٹوگرافی
مکرم مشہود احمد صاحب۔ منتظم رجسٹریشن
مکرم مظفر احمد درانی صاحب۔ منتظم تیاری ہال و اسٹیج

❋❋❋

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2014ء

قوتِ ارادی کی مضبوطی کی ضرورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''ایک قوتِ ارادی کی مضبوطی کی ضرورت ہے، ایک علم کی زیادتی کی ضرورت ہے اور ایک قوتِ عملیہ میں طاقت کا پیدا کرنا، یہ بھی ضروری ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ علم کی زیادتی درحقیقت قوتِ ارادی کا حصہ ہوتی ہے کیونکہ علم کی زیادتی کے ساتھ قوتِ ارادی بڑھتی ہے۔ یا کہہ سکتے ہیں کہ وہ عمل کرنے پر آمادہ ہو جاتی ہے۔ ان سب باتوں کا خلاصہ یہ بنے گا کہ عملی اصلاح کیلئے ہمیں تین چیزوں کی ضرورت ہے، پہلے قوتِ ارادی کی طاقت کہ وہ بڑے بڑے کام کرنے کی اہل ہو۔ علم کی زیادتی کہ ہماری قوتِ ارادی اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتی رہے کہ کیا صحیح ہے اور کیا غلط ہے اور صحیح کی تائید کرنی ہے اور اُس پر عمل کرنے کیلئے پورا زور لگانا ہے۔ غفلت میں رہ کر انسان مواقع نہ گنوا دے۔ تیسرے قوتِ عملیہ کی طاقت کہ ہمارے اعضاء ہمارے ارادے کے تابع چلیں۔ بد ارادوں کے نہیں، نیک ارادوں کے اور اُس کا حکم ماننے سے انکار نہ کریں۔

یہ باتیں گناہوں سے نکالنے اور اعمال کی اصلاح کا بنیادی ذریعہ ہیں۔ اپنی قوتِ ارادی کو ہمیں اُس زبردست افسر کی طرح بنانا ہوگا جو اپنے حکم کو اپنی طاقت اور قوت اور اصولوں کے مطابق منواتا ہے اور کسی مصلحت کو اپنے اوپر غالب نہیں آنے دیتا۔ ہمیں چھوٹے بڑے گناہوں کی اپنی من مانی تعریفیں بنا کر اپنے اوپر غالب آنے سے روکنا ہوگا۔ صحیح علم ہمیں اُن ناکامیوں سے محفوظ رکھے گا جو قوتِ موازنہ کی غلطیوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں جس کی مثال میں دے چکا ہوں کہ حس مر جاتی ہے۔ چھوٹے اور بڑے گناہوں کے چکر میں انسان رہتا ہے اور پھر اصلاح کا موقع ہاتھ سے نکل جاتا ہے اور بعض دفعہ یوں بھی ہوتا ہے کہ عدمِ علم کی وجہ سے قوتِ ارادی فیصلہ ہی نہیں کر سکتی کہ اُسے کیا کرنا ہے یا کیا کرنا چاہئے۔ اسی طرح جب قوتِ عملیہ مضبوط ہوگی تو وہ قوتِ ارادی کے ادنیٰ سے ادنیٰ اشارے کو بھی قبول کرے گی۔''

(خطبہ جمعہ 10 رجنوری 2014ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 31 رجنوری 2014ء)

ڈائمنڈ جوبلی مجلس انصاراللہ پاکستان

انشاء اللہ العزیز مجلس انصاراللہ پاکستان 2015ء میں اپنی ڈائمنڈ جوبلی منانے کی توفیق پا رہی ہے۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔ قارئین ماہنامہ انصاراللہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ **''مجلس انصاراللہ کے بارہ میں مشاہدات و تاثرات''** کے موضوع پر اپنی تحریرات جلد دفتر ماہنامہ انصاراللہ کو بھجوا کر ممنون فرمویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(والسلام، خاکسار، مدیر)

اخبارِ مجالس

(قیادت عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان)

ریفریشر کورسز، میٹنگز، اجلاسات واجتماعات

7ستمبر نظامت انصاراللہ ضلع لاہور کے زیر اہتمام سات مقامات پر علمی مقابلہ جات میں 34 مجالس کے 167 انصار نے حصہ لیا۔

12اکتوبر مجلس دارالنور فیصل آباد کے زیر اہتمام اجتماع کا انعقاد ہوا۔ مرکز سے مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی اور مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب قائد تربیت نو مبائعین نے شرکت کی۔ ان مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والے انصار میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

12اکتوبر مجلس انصاراللہ سرگودہا کے حلقہ جنوبی کا اجتماع چک 35 جنوبی میں منعقد کیا گیا۔ حاضری 42 رہی۔

17اکتوبر مجلس انصاراللہ کریم نگر فیصل آباد کے زیر اہتمام اجتماع منعقد ہوا، مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر اور مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی نے شمولیت کی مجموعی حاضری 81 رہی۔

18اکتوبر مجلس انصاراللہ بیت النور راولپنڈی نے ریفریشر کورس منعقد کیا۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ نے شرکت کی اور ہدایات دیں۔ عہدیداران کی حاضری 61 رہی۔

18اکتوبر نظامت انصاراللہ ضلع لاہور کے زیر اہتمام زعماء اعلیٰ اور اراکین عاملہ ضلع کا اجلاس عام منعقد ہوا جس میں بذریعہ Skype قائد عمومی، قائد اصلاح وارشاد اور قائد اشاعت نے خطاب کیا۔ حاضری 70 رہی۔

18-19اکتوبر مجلس انصاراللہ ضلع راولپنڈی کو اپنا سالانہ اجتماع چار مقامات **ایوان توحید، بیت الحمد، واہ کینٹ اور بیت العطاء** میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ مرکز سے مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس نے شرکت کی اور خطاب کیا اور پوزیشن لینے والے احباب میں انعامات تقسیم کئے۔ بالترتیب حاضری 65,45,71,109 رہی۔

18-19اکتوبر نظامت انصاراللہ گوجرانوالہ کے زیر انتظام امیر پارک گوجرانوالہ شرقی، غربی اور راہوالی میں داعیان کی کلاس زیر صدارت مکرم مظفر احمد درانی صاحب معاون صدر نے شرکت کی۔ حاضری بالترتیب 66-66-48 رہی۔ نیز **گوجرانوالہ شرقی** میں نومبائعین سالانہ تربیتی پروگرام منعقد ہوا جس میں 31 حاضری رہی۔

19اکتوبر نظامت انصاراللہ ضلع اسلام آباد کے زیر اہتمام اجتماع میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس اور مکرم عبدالسمیع خان قائد اصلاح وارشاد نے شمولیت کی۔ شعبہ وار جائزہ پیش کیا گیا اور خطابات میں تربیتی، اصلاحی امور کی طرف توجہ دلائی۔ کل حاضری 198 رہی۔

20اکتوبر مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے زیر انتظام محلہ دارالیمن غربی شکر ربوہ میں تربیتی اجلاس میں مکرم مظفر احمد درانی صاحب نے شمولت کی۔ حاضری 153 رہی۔

20اکتوبر مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے محلہ دارالرحمت غربی میں مجلس سوال وجواب کا انعقاد ہوا مکرم قائد اصلاح وارشاد اور مکرم عبدالقدیر قمر صاحب نائب قائد اصلاح وارشاد نے سوالوں کے جواب دیئے۔ حاضری انصار 38، خدام 35 اور اطفال 42 رہی۔

26/اکتوبر مجلس دہلی گیٹ لاہور کے زیر اہتمام تربیتی اجتماع کا انعقاد ہوا۔ جس میں 12 انصار سمیت حاضری 50 رہی۔

26/اکتوبر نظامت انصاراللہ ضلع فیصل آباد کا اجتماع منعقد ہوا۔ مرکز سے مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس اور مکرم عبدالسمیع خان قائد اصلاح و ارشاد نے شمولیت کی۔ 67 مجالس کے 227 انصار شامل ہوئے۔

31/اکتوبر نظامت انصاراللہ ضلع میرپور آزاد کشمیر کے زیر اہتمام مجلس نیوسٹی میں ضلع عاملہ اور مقامی عاملہ کے ساتھ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان کی میٹنگ ہوئی جس میں کام کا جائزہ لیا گیا۔

میڈیکل کیمپس و خدمت خلق (ایثار)

یکم/اگست مجلس انصاراللہ چک 93/TDA ضلع لیہ نے میڈیکل کیمپ کے ذریعہ 200 مریضوں کا علاج کیا۔

ماہ ستمبر مجلس انصاراللہ دارالنور فیصل آباد کے زیر انتظام 25 مستحقین کو کھانا، 39 مستحقین میں سوٹ اور سیلاب زدگان میں 42400 روپے تقسیم کیے گئے۔

11,4/ستمبر مجلس انصاراللہ ٹاؤن شپ لاہور کے زیر اہتمام دو میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا گیا جن میں 190 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

24/اکتوبر مجلس انصاراللہ کریم نگر فیصل آباد کے زیر انتظام میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں 45 مریضوں کے ٹیسٹ کئے گئے اور ادویات دی گئیں۔

30/اکتوبر مجلس انصاراللہ دہلی گیٹ لاہور نے عید کے موقع پر 34 مستحق گھرانوں میں 4,4 کلو گوشت تقسیم کیا گیا اور 103000 روپے مستحقین میں تقسیم کئے گئے۔

21,22,23/ستمبر نظامت انصاراللہ ضلع حافظ آباد کے زیر انتظام خانپور میں تین میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا گیا جن میں 270 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

ماہ اکتوبر مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے زیر انتظام محلہ جات دارالفضل غربی فضل، دارالبرکات، دارالیمن وسطی حمد، دارالیمن شرقی صادق اور دارالفتوح غربی نے مختلف مقامات پر میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا جن میں مجموعی طور پر 345 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

ذہانت و صحت جسمانی

12/اگست مجلس انصاراللہ چک 93/TDA ضلع لیہ کے زیر اہتمام نہر کنارے پکنک منائی گئی۔ جس میں 12 انصار، 7 خدام اور 17 اطفال نے شمولیت کی۔

7/ستمبر مجلس انصاراللہ دارالنور فیصل آباد کے زیر اہتمام پکنک منائی گئی، دوڑ اور تیز چلنے کا مقابلہ بھی ہوا۔ حاضری 41 انصار رہی۔

تعلیم القرآن

26 تا 2/نومبر نظامت انصاراللہ ضلع لاہور کے زیر اہتمام ہفتہ تعلیم القرآن منایا گیا جس میں تلفظ کی درستگی کروائی گئی۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس اور مکرم محمد محمود طاہر صاحب قائد تعلیم القرآن نے بذریعہ Skype خطاب کیا۔

تعلیم

19/اکتوبر مجلس انصاراللہ واہ کینٹ راولپنڈی کے زیر اہتمام علمی و ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ 22 انصار نے حصہ لیا۔

26/اکتوبر نظامت انصاراللہ ضلع فیصل آباد کے زیر اہتمام تلاوت، نظم، تقریر کے علمی مقابلہ جات کروائے گئے جن میں 227 حاضری رہی۔

صفِ دوم

19/اکتوبر مجلس انصاراللہ ماڈل کالونی کراچی کے زیر اہتمام اجتماعی سائیکل سفر ہوا جس میں 8 کلومیٹر کا فاصلہ طے کیا گیا۔ شمولیت 4 انصار رہی۔

انتظامیہ علمی ریلی مجلس انصاراللہ پاکستان 2014ء: مہمان خصوصی کے ہمراہ

اوّل ربوہ: مکرم وکیل اعلیٰ صاحب تحریک جدید (مہمان خصوصی) کے ہمراہ

Editor: Ahmad Tahir Mirza

Monthly

Ansarullah

Regd #: FR - 8

ansarullahpakistan@gmail.com
magazine@ansarullahpk.org

Ph: 047-6212982
Fax: 047-6214631

December 2014 - Saffar/Rabi ul Awwal 1435 / Fattah 1393

نعتیہ مشاعرہ مجلس انصاراللہ پاکستان منعقدہ 24/اکتوبر 2014ء

سامعین نعتیہ مشاعرہ